بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ اردو

ریویو آف ریلیجنز

(قادیان)

Digitized by Khilafat Library

(یعنی)

دُنیا کے مذاہب پر نظر

مرتبہ

علی محمد اجمیری

بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ مطابق ماہ اگست ۱۹۴۰ء

ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش

جلد ۳۹ عدد ۸

مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اُردو) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنہ ۱۹۰۲ء میں حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر جاری فرمایا تھا:۔

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائیگا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرونِ ہند تین روپے اور بیرونِ ہند چار روپے ہے، طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہئے، ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اُردو ماہنامہ ہے، بوجہ علمی مجلّہ ہونے کے اسکے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں، اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے، اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے:۔

تعداد	ایک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	ایک سال
ایک صفحہ	پانچ روپے	تیرہ روپے	چوبیس روپے	پینتالیس روپے
نصف صفحہ	تین روپے	آٹھ روپے	چودہ روپے	پچیس روپے
ربع صفحہ	دو روپے	پانچ روپے	نو روپے	پندرہ روپے

(لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز

(اُردو)

(یعنی)

دُنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

جلد ۳۹ | ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ مطابق یکم اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۸

فہرست مضامین

عذاب جہنم منقطع ہے — صـ ۲

حضرت کرشن علیہ السلام اور مسئلہ تناسخ — صـ ۱۶

مڈغاسکر میں اسلام — صـ ۳۳

نئی کتابوں پر تبصرہ — صـ ۳۸

درس القرآن فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

جناب پیر صلاح الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر فیروزپور

ترجمہ

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

عذابِ جہنّم منقطع ھے

(درس القرآن فرمودہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۖ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ۝ (ہود-۹)

جس وقت وُہ (مقررہ میعاد) آئیگی کوئی شخص اس (خدائے برتر) کے اذن کے سوا کلام نہیں کریگا پھر ان میں سے (بعض) بدبخت (ثابت) ہونگے اور (بعض) خوش نصیب۔ پس جو بدبخت (ثابت) ہونگے وہ آگ میں (داخل) ہونگے اسمیں (کسی وقت) انکے لمبے سانس نکل رہے ہونگے، اور (کسی وقت) ہچکی کی حالت کے سانس، درانحالیکہ وہ اس میں رہینگے جبتک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں، سوائے اس (عرصہ) کے جو تیرا رب چاہے تیرا رب جو چاہتا ہے یقیناً اُسی کو کر کے رہتا ہے۔ اور جو خوش نصیب (ثابت) ہونگے، وہ جنّت میں ہونگے درانحالیکہ وُہ اسمیں رہینگے، جبتک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں سوائے اس (وقت) کے جو تیرا رب چاہے (یہ الہی) عطا ہے جو کبھی [illegible] کاٹی نہیں جائے گی۔

اِلَّا بِاِذْنِہٖ یعنی وہ جزا کا وقت ہوگا، اور اس وقت عدالت قائم کی جائیگی اور

بجز اذنِ الٰہی کے کوئی کلام نہیں کرے گا۔ یہ مطلب نہیں کہ جس طرح اس دُنیا کی عدالتوں میں افسرِ مجاز سے اجازت حاصل کئے بغیر بولنے کی اجازت نہیں ہوتی، اگلے جہان میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ اس دُنیا میں تو اس لئے اجازت نہیں ہوتی، کہ ایک ہی وقت میں کئی آدمی بول کر شور نہ ڈال دیں، مگر خدا تعالےٰ کے سامنے یہ دِقت نہیں ہے۔ پس مطلب یہ ہے، کہ کوئی شخص بغیر ارشادِ الٰہی کے بولیگا ہی نہیں، کیونکہ ہر ایک نفس جانتا ہوگا، کہ عالم الغیب خدا کے سامنے کچھ عذر پیش کرنا فضول ہے، مگر اللہ تعالےٰ اپنے کامل رحم سے کام لیکر لوگوں کی وکالت کرے گا، اور انہیں ان امور کو سامنے لانے کا ارشاد فرمائیگا، جو ان کی ذات کے لئے یا ان کے ساتھیوں کی ذات کے لئے جرم کی تخفیف یا نیکی کی عظمت ظاہر کرنے کا موجب ہوں۔

Digitized by Khilafat Library

فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ۔ شقی وہ ہے، جس کے اندر نیکی کا مادہ نہ ہو، اور اس کا قلب نیکی کی تحریک سے متاثر نہ ہو۔ اور سعید وہ ہے، جس میں نیکی کا مادہ ہو، اور نیکی کی تحریک سے متاثر ہونے والا ہو۔ اس دن شقی کی اہانت اور سعید کا اعزاز ظاہر کیا جائیگا۔

زَفِيْر مصدر ہے زَفَرَ يَزْفِرُ زَفْرًا وَ زَفِيْرًا۔ اَخْرَجَ نَفَسَهٗ بَعْدَ مَدِّهٖ اِيَّاهُ۔ یعنی لمبا سانس کھینچکر ہوا باہر نکالی۔ آگ زور سے بھڑکی، جس کے شعلوں سے آواز پیدا ہوئی۔ نیز زَفِیْر کے معنے بڑی مصیبت کے ہیں، و اوّل صوت الحمار اور گدھے کی آواز کے پہلے حصے کو یعنی اس کے بولنے کے وقت جو اسکی لمبی آواز پیدا ہوتی ہے، اسے بھی زفیر کہتے ہیں (اقرب)

شَهَقَ الرَّجُلُ يَشْهَقُ شَهِيْقًا تَرَدَّدَ الْبُكَاءُ فِيْ صَدْرِهٖ۔ ہچکیاں لے لے کر رویا۔ شَهِيْقُ الْحِمَارِ اٰخِرُ صَوْتِهٖ۔ گدھے کی آواز کا پچھلا حصہ یعنی

جو چھوٹی چھوٹی آوازوں کا مجموعہ آخر میں سُنائی دیتا ہے۔ (اقرب)

قرآن مجید نے کُفار کے لیے زَفِیْر اور شَہِیْق کے الفاظ استعمال کر کے انہیں گدھے سے مشابہت دی ہے، جس کی ایک وجہ تو قرآن کریم میں دوسری جگہ یہ بتائی ہے کہ جس طرح گدھے پر کتابیں لاد دو تو وہ عالم نہیں ہو جاتا، بلکہ ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے، اسی طرح صداقت سے غافل لوگ ہوتے ہیں، کہ ظاہری علم تو انہیں حاصل ہوتا ہے، لیکن عرفان اور رُوحانیت سے وہ بالکل خالی ہوتے ہیں۔

پھر گدھا بیوقوفی کے لحاظ سے بھی مشہور ہے، اور قرآن مجید نے گدھے کی بُزدلی کا بھی ذکر فرمایا ہے، جیسے آتا ہے، كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ (المدثر۔ ع۲) ایسا ہی کافر بھی بزدل ہوتا ہے۔ اگر ہم غور سے دیکھیں، تو ایمان نہ لانے کی دو ہی بڑی وجہیں ہوتی ہیں۔ (۱) انسان ان علوم سے فائدہ نہیں اُٹھاتا، جو اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں (۲) وہ سچائی کو سمجھ جاتا ہے، مگر خوف کی وجہ سے نہیں مان سکتا، اور ان دونوں حالتوں میں کافر گدھے سے مشابہت رکھتا ہے۔

لَهُمْ فِيهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آواز دوزخ میں جانے والوں کی ہوگی۔ پس جن دوسری آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوزخ کی آگ سے آواز آئیگی ان سے مراد بھی یہی ہے کہ وہ دوزخیوں کے رونے اور چلّانے کی آواز ہی ہوگی۔

سُعِدَ اور سَعِدَ کے معنے یہ ہیں، کہ فلاں شخص میں شقاوت کے خلاف حالت پائی گئی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اَلسَّعْدُ اَلْيُمْنُ۔ یعنی سَعْد کے معنی برکت کے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مَجْذُوْذٌ۔ جَذَّ میں سے اسم مفعول ہے۔ جَذَّ الشَّيْءَ كَسَرَهٗ وَقَطَعَهٗ مُسْتَاصِلًا اسے توڑ دیا، اور جڑ سے کاٹ دیا۔ اَسْرَعَ جلدی سے دوڑا۔ اَلنَّخْلَ

صَرَمَہٗ۔ کھجور کو کاٹ دیا۔ (اقرب) پس غیر مجذوذ کے معنے ہوئے جو کاٹی نہیں جائے گی، بند نہ ہوگی۔

اس آیت میں ایک مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے، جس میں اسلام کو دوسرے تمام مذاہب سے سخت اختلاف ہے، اور وہ مسئلہ نجات کا ہے۔

ہندوؤں کا یہ خیال ہے، کہ دوزخ اور جنّت (جزاء سزاء) دونوں ہی محدود ہیں۔ انسان اپنے اعمال کی جزاء یا سزا بھگت کر پھر اسی دُنیا میں آجاتا ہے۔ اگرچہ ان کے بعض فرقوں کا باہم اختلاف ہے، مگر تمام میں یہ بات بطور بنیاد کے موجود ہے، کہ جزاء اور سزا ہردو عارضی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

آرین قوم کے علاوہ، جن میں سے ہندو ہیں، دوسرا بڑا سلسلہ اقوام سامی ہے، اس سلسلہ میں یہودی نسلاً اور عیسائی مذہباً شامل ہیں۔ یہود کے نزدیک جنت غیر یہودی کے لئے بالکل نہیں، اور دوزخ یہودی کے لئے قریبًا حرام ہے، زیادہ سے زیادہ ایک یہودی گیارہ مہینے دوزخ میں رہ سکتا ہے۔ اس کے سوا باقی لوگوں کے لئے جہنّم ابدی اور غیر منقطع ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک جہنم بھی غیر منقطع ہے، اور جنّت بھی غیر منقطع۔ عیسائیوں کے بعض فرقوں کے نزدیک آخر کار جنّت مٹ جائے گی۔

اسلام ان تمام عقائد سے اختلاف رکھتا ہے۔ اسلام کی وہ ثابت شدہ تعلیم جسے پہلے بھی اکثر آئمہ مانتے چلے آئے ہیں، اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے خصوصیت سے اور نئے رنگ میں اس پر زور دیا ہے، وہ یہی ہے، کہ جنّت ہمیشہ کے لئے اور غیر محدود زمانہ تک کے لئے ہے۔ لیکن دوزخ غیر منقطع نہیں۔ ایک زمانہ آئیگا، کہ دوزخ ختم ہوجائیگا۔

مفسّرین نے اس اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ کی، جو دوزخ کے متعلق آیا ہے، تفسیر میں

بہت اختلاف کیا ہے، اور مختلف توجیہات بیان کی ہیں(۱) بعض نے مَا بمعنی مَنْ
بیان کیا ہے اور اِلَّا مَا شَآءَ کو اِلَّا مَنْ شَآءَ رَبُّكَ قرار دیا ہے۔ یعنے جسے خدا چاہیگا
نکال لیگا۔ یعنی ان کے نزدیک دوزخ تو غیر منقطع ہی ہے، مگر موحد گنہگار ایک زمانہ کے
بعد اس میں سے نکال لئے جائیں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مَا، مَنْ کے معنی میں
بھی آجاتا ہے۔ مگر وہیں آتا ہے، جبکہ اس مَنْ میں بعض مَا رغیر ذوی العقول چیزیں)
بھی شامل ہوں بلیکن اس موقعہ پر ایسے وجود شامل نہیں ہیں۔ اس لئے یہ تاویل درست
نہیں معلوم ہوتی۔ بعض اور بواعث کی وجہ سے بھی اس کا استعمال مَنْ کی جگہ جائز ہے،
مگر وہ بواعث بھی یہاں موجود نہیں ہیں۔ ان معنوں کی تائید میں جو بعض مثالیں مَا کی ایسی
پیش کی گئی ہیں، جن سے صرف انسان ہی مراد ہیں، مثلاً مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ
ان کو محققین نے تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ ان کے نزدیک مَا اس قسم کی آیات میں اور معنوں میں
آیا ہے، اور یہی درست ہے۔

Digitized by Khilafat Library

نیز یہ امر بھی قابلِ غور ہے، کہ قرآن کریم نے موحد گناہ گار کے لئے بھی وہی الفاظ
استعمال کئے ہیں، جو ایک کافر کے لئے۔ پس فرق کرنے کے لئے کوئی دلیل چاہیئے، جو موجود
نہیں ہے۔ سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی نسبت فرماتا ہے، کہ وَمَنْ يَّعْصِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (ع۲) یعنی وہ مسلمان جو اس آیت سے پہلے گذرے ہوئے احکام کو
تسلیم نہیں کرینگے، دوزخ میں جائیں گے، اور اس میں رہتے ہی چلے جائیں گے۔ اسی طرح
اسی سورۃ کے رکوع ۱۳ میں فرماتا ہے، وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ
جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا

عَظِیْمًا ٥ اور جو کوئی مومن کو جان بوجھکر قتل کر دے، اس کی سزا جہنم ہوگی، وہ اس میں ہمیشہ رہیگا، اور اللہ اس پر غضب نازل کریگا، اور اُسے اپنے قرب سے محروم کر دیگا، اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کریگا۔ سورۂ جنّ رکوع ۲ میں ہے، وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا ٥ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے پہلے کفار کا ذکر ہے، لیکن اس آیت میں جو قاعدہ بتایا گیا ہے، وہ صرف کفّار پر چسپاں نہیں ہوتا، بلکہ ہر ایک نافرمانی کرنے والے پر خواہ موحد ہو یا غیر موحد۔ پس اس حکم کی عمومیت کو ہم کسی صورت میں مقید نہیں کر سکتے۔

(۲) بعض نے کہا ہے کہ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ سے مراد دوزخ میں داخل ہونے سے پہلے کا زمانہ ہے یعنی اِلَّا الْوَقْتَ الَّذِیْ لَا یُدْخِلُھُمُ اللّٰہُ فِی النَّارِ۔ اَیْ قَبْلَ مَا یُدْخِلُھُمْ فِی النَّارِ۔ لیکن یہ معنے بھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس سے پہلے خَالِدِیْنَ فِیْھَا آچکا ہے، اور اِلَّا خلود کے زمانہ سے ہی اپنے بعد والے مضمون کا استثناء کرتا ہے، اور یہ استثناء اسی صورت میں درست ہو سکتا ہے، جبکہ مستثنٰے وجودوں کا پہلے دوزخ میں داخلہ مان لیا جائے۔ نیز خلود سے آئندہ کا زمانہ مراد ہوتا ہے، نہ کہ پچھلا، جیسا کہ فرمایا اَفَاِئنْ مِّتَّ فَھُمُ الْخٰلِدُوْنَ۔ (انبیاء۔ ع ۳) اگر پہلا زمانہ بھی خلود کے منافی ہوتا، تو وہ تو آہی چکا تھا۔ اور وہ پیدا ہو چکے تھے۔ پس خلود کی نفی تو پیدائش ہی سے ہو جاتی تھی۔

Digitized by Khilafat Library

جنّتیوں کے متعلق جو استثناء ہے، اس کے متعلق بھی بعض مفسّرین لکھتے ہیں، کہ اس سے اعراف والے لوگ یا دوزخ سے نکل کر جنّت میں آنیوالے لوگ اور ان کا زمانہ مراد ہے۔ اس کا بھی یہی جواب ہے، کہ خلود بعد کے زمانہ کے امتداد پر دلالت کرتا ہے، نہ کہ

پہلے زمانہ کے امتداد پر۔

اصل میں ساری مشکل ان لوگوں کو اس وجہ سے پیش آئی، کہ اس آیت کے الفاظ سے تو ظاہر ہوتا ہے، کہ دوزخ کا عذاب آخر ختم ہونے والا ہے، لیکن ان لوگوں کا عقیدہ یہ تھا، کہ دوزخ کا عذاب بھی جنت کی نعماء کی طرح غیر مجذوذ اور نہ ختم ہونے والا ہے، اس لئے وہ ان توجیہات پر مجبور ہوئے۔ حالانکہ حق یہ ہے کہ نہ صرف قرآن مجید ہی دوزخ کو منقطع قرار دیتا ہے، بلکہ احادیث بھی اسی کی تائید کرتی ہیں، چنانچہ عبداللہ ابن عمرو ابن العاص کی روایت سے احمد (ابن حنبل) نے نقل کیا ہے، کہ لَیَأْتِیَنَّ عَلٰی جَهَنَّمَ یَوْمٌ تَصْفِقُ فِیْهِ اَبْوَابُهَا لَیْسَ فِیْهَا اَحَدٌ وَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا یَلْبَثُوْنَ فِیْهَا اَحْقَابًا (فتح البیان سورہ ہود آیت زیر بحث) ضرور جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئیگا، کہ اس کے دروازے بجیں گے، اور اس میں کوئی شخص نہ ہوگا۔ اور یہ اس وقت ہوگا، جبکہ لوگ کئی صدیاں اس میں رہ چکے ہونگے۔ گویا خلود سے مراد صدیوں رہنا ہے۔ اس حدیث کے متعلق بعض محدثین کہتے ہیں، کہ اس کے راویوں میں ایک کذاب ہے۔ لیکن یہ اعتراض ان کا درست نہیں، کیونکہ یہ روایت قرآن کریم کے مطابق ہے۔ سورۃ نبا میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ لَابِثِیْنَ فِیْهَا اَحْقَابًا۔ کہ کفار دوزخ میں صدیوں رہیں گے۔

فتح البیان میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہی قول ابن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ کا بھی ہے، اور کئی راویوں سے مروی ہے، اور امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں، کہ یہی عقیدہ حضرت عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت انسؓ اور بہت سے گذشتہ مفسرین کا بھی تھا۔ حافظ ابن القیمؒ جو بڑے صوفی اور امام ابن تیمیہؒ کے شاگرد ہیں انہوں نے اپنی کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح میں اس مسئلہ پر مفصل بحث کی ہے۔

Digitized by Khilafat Library

بعض ائمہ نے خَالِدِیْنَ کے لفظ کا یہ جواب دیا ہے، کہ بے شک وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے، لیکن جب اللہ تعالیٰ دوزخ ہی کو مٹا دیگا، اور اس طرح سے اپنا حکم جاری کریگا، تو پھر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ یعنی جب دوزخ ہی نہ رہے گا، تو دوزخی اس میں کس طرح رہ سکتے ہیں۔ علامہ ابن تیمیہ اور ابن القیمؒ نے بھی دوزخ کے فنا ہو جانے کے مسئلہ کی تائید کی ہے (فتح البیان) علامہ بغوی نے اوپر والی روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی ہے، جس سے اس روایت کی مزید تصدیق ہو جاتی ہے۔ ابن جریر نے شعبی کا قول نقل کیا ہے، کہ جَھَنَّمُ اَسْرَعُ الدَّارَیْنِ عِمْرَانًا وَ اَسْرَعُھُمَا خَرَابًا۔ یعنی جہنم دونوں گھروں میں سے پہلے آباد ہونے والی اور پہلے خراب ہونے والی ہے۔

وَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍؓ لَیَاْتِیَنَّ عَلَیْھَا زَمَانٌ تَخْفِقُ بِھَا اَبْوَابُھَا۔ یہی قول جابرؓ ابو سعید خدری اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی مروی ہے۔ (فتح البیان)

حضرت ابو سعید خدریؓ کی بھی ایک روایت ہے، جو بخاری اور مسلم دونوں میں پائی جاتی ہے، اس سے بھی معلوم ہوتا ہے، کہ جہنم ہمیشہ کے لئے نہیں ہے، حدیث لمبی ہے، اس کا وہ ٹکڑا جس سے استدلال ہو سکتا ہے، یہ ہے، کہ قیامت کو اللہ تعالےٰ مختلف لوگوں کو شفاعت کی اجازت دے گا، آخر مومنوں کو بھی شفاعت کی اجازت ملے گی، پہلے وہ اپنی جان پہچان کے لوگوں کو بچائینگے۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ ان سے کہیگا، کہ جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی نیکی ہو اُسے نکال لاؤ، پھر نصف دینار کے برابر نیکی والونکو، پھر جس کے دل میں ایک ذرہ بھی نیکی ہو گی اس کو نکلوالیگا۔ اس کے بعد مومن کہیں گے، کہ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِیْھَا خَیْرًا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ شَفَعَتِ الْمَلَائِکَۃُ وَشَفَعَ النَّبِیُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ فَیَقْبِضُ قَبْضَۃً

مِّنَ النَّارِ فَیُخْرِجُ مِنْھَا قَوْمًا لَمْ یَعْمَلُوْا الْخَیْرَ قَطُّ۔ یعنی اے ہمارے رب ہم نے دوزخ میں نیکی کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائیگا، کہ ملائکہ نے بھی شفاعت کر لی، اور نبیوں نے بھی کر لی، اور مومنوں نے بھی کر لی، اور صرف ارحم الراحمین باقی رہ گیا ہے، اس پر خدا تعالےٰ دوزخ سے ایک مُٹھی بھریگا۔ اور دوزخ سے ایسے لوگوں کو نکالے گا، جنہوں نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا ہوگا۔ اس روایت سے ظاہر ہے، کہ دوزخ سے وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے، جنہوں نے کبھی نیکی نہیں کی ہوگی، اور اس درجہ سے ادنیٰ درجہ کوئی ہے ہی نہیں، کہ جس کی نسبت ہم خیال کریں کہ وہ دوزخ میں رہ گیا ہوگا۔ نیز اس سے معلوم ہوتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ مُٹھی بھر کر دوزخ سے نکالیگا۔ اور خدا تعالےٰ کی مٹھی سے مراد جسمانی مُٹھی تو ہے نہیں، اس سے مراد احاطہ ہی ہوتا ہے، اور خدا تعالیٰ کے احاطہ سے کون شئے باہر رہ سکتی ہے۔

تیسرا استدلال اس روایت سے یہ بھی ہوتا ہے، کہ جن کو سزا ملنی ہوگی، ان کو اُن کی بدیوں کی سزا پہلے مل جائیگی، اور خیر کو باقی رکھ لیا جائیگا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَہٗ (زلزال) جس نے ایک ذرہ نیکی بھی کی ہوگی، وہ اسے ضرور دیکھے گا۔ پس بعد میں نجات کا ملنا ضروری ہوا۔

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے، کہ اکثر صحابہؓ اور بزرگ تابعین اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ ہیں، اور خود قرآن مجید بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

پہلا ثبوت:۔ خود یہی آیت ہے، اس جگہ پر دوزخ اور جنت دونوں کے لئے ایک ہی لفظ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ وارد ہوا ہے مگر دوزخیوں کے متعلق آگے فرمایا۔ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اور جنت کے ذکر میں اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ کے بعد عَطَآءً

غَیْرَ مَجْذُوْذٍ فرمایا۔ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ میں زور دیکر بتلایا ہے، کہ دوزخیوں کو دوزخ سے ضرور نکالا جائے گا۔ پہلے اِنَّ کا لفظ رکھا، پھر رَبّ کا لفظ، پھر فَعَّالٌ کا لفظ، جو مبالغہ کا صیغہ ہے، اور پھر اس جملہ کو جملہ اسمیہ کے رنگ میں لاکر اور بھی تاکید کردی۔ اگر ان کو نکالنا ہی نہ تھا، تو پھر اتنا زور دینے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ پھر جیسا کہ جنّت کے لئے عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ رکھا ہے، اگر دوزخ بھی اسی طرح سے غیر منقطع تھی، تو اس کے متعلق بھی عِقَابًا غَیْرَ مَجْذُوْذٍ آجاتا۔ جنت کے متعلق تو فرمایا، کہ وہ رہیں گے تو ہماری مرضی کے مطابق، مگر ہماری مرضی یہی ہے، کہ ہمیشہ رہیں؛ لیکن دوزخ کے متعلق ایسا مضمون کسی جگہ نہیں فرمایا، یہ بات اتنی واضح ہے، کہ ابن حجر جو اس مسئلہ میں ابن تیمیہ کے خلاف ہیں، انہیں بھی کہنا پڑا ہے، کہ اللہ تعالےٰ نے جنّت کے متعلق تو اپنی مشیّت بتادی، مگر دوزخیوں کے متعلق خاموش رہا ہے، خاموشی کا دعوےٰ بھی صحیح نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے تو فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ فرماکر بتلا دیا ہے، کہ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ میں جس طرف اشارہ کیا گیا ہے، اسے اللہ تعالےٰ ضرور پورا کرکے رہیگا۔

دوسرا ثبوت ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ وَلِذٰلِکَ خَلَقَهُمْ (ہود ع ۱۰) یعنی اگر تیرا رب چاہتا، تو سب لوگوں کو امّت واحدہ بنا دیتا مگر وہ ہمیشہ مختلف رہیں گے، سوائے ان کے جن پر تیرا رب رحم کرے، اور اس نے ان لوگوں کو رحم کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔

وَلِذٰلِکَ خَلَقَهُمْ سے رحم ہی مراد ہے۔ ابن کثیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے، لِلرَّحْمَةِ خَلَقَهُمْ وَلَمْ یَخْلُقْهُمْ لِلْعَذَابِ کہ اللہ تعالےٰ

نے رحم کے لئے ہی بندوں کو پیدا کیا ہے، اور عذاب کے لئے نہیں پیدا کیا۔

اور ابنِ وہب نے طاؤس کے متعلق روایت کی ہے، کہ دو آدمی آپس میں جھگڑ رہے تھے، طاؤس نے انہیں کہا، کہ تم کیوں جھگڑتے ہو؟ ایک نے ان میں سے کہا، کہ وَلِذٰلِكَ خَلَقَنَا یعنی خدا نے ہمیں جھگڑنے اور اختلاف کرنے کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ طاؤس نے کہا۔ کَذَبْتَ تُو نے جھوٹ بولا۔ اس پر اس نے یہی آیت پڑھی، اور کہا، کہ انسان اختلاف کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ مگر طاؤس نے جواب دیا خَلَقَهُمْ لِلرَّحْمَةِ وَالْجَمَاعَةِ یعنی اس آیت کا یہ مطلب ہے، کہ انسان کو اللہ تعالےٰ نے رحم اور اتفاق کے لئے پیدا کیا ہے۔ ابنِ کثیر میں ہے، کہ مجاہد ضحاک اور قتادہ کا بھی یہی مذہب تھا، کہ ذٰلِكَ کا اشارہ رحم کی طرف ہے، اور دُرِّ منثور میں لکھا ہے، کہ ابن جریر نے مجاہد سے روایت کی ہے لِلرَّحْمَةِ خَلَقَهُمْ۔ ابن ابی حاتم نے عکرمہ اور قتادہ سے روایت کی ہے، لِلرَّحْمَةِ وَالْعِبَادَةِ، کہ رحمت اور عبادت کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library

اب ظاہر ہے، کہ اگر کچھ انسان بھی ہمیشہ ہمیش کے لئے دوزخ میں پڑے رہیں، تو ان کی پیدائش رحمت کے لئے قرار نہیں دی جا سکتی، اور اس صورت میں نعوذ باللہ یہ آیت غلط ہو جائیگی۔

تیسرا ثبوت:۔ جنت کے متعلق کئی دوسرے مقامات پر فرمایا، کہ وہ ہمیشہ رہے گی، فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ (التین) لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ (سورۃ انشقاق) لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ (حٰم سجدہ ع۱) لیکن دوزخ کے متعلق ایسا کہیں نہیں فرمایا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ جنت کی جزاء اور دوزخ کی سزاء میں فرق ہے۔

چوتھا ثبوت۔ اعراف رکوع۹ میں فرمایا ہے، عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ۔ میں اپنا عذاب توجس کو چاہونگا پہونچاؤنگا، اور میری رحمت ہر ایک چیز پر وسیع ہے، پس میں اُسے ان لوگوں کے لئے لکھدونگا، جو تقوٰے اختیار کرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور ہمارے نشانوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اس آیت سے ثابت ہے، کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت ہر چیز پر وسیع ہے، عذاب ایک درمیانی چیز ہے، جن کو وہ عذاب دیگا ان کو بھی آخر اپنی رحمت سے ڈھانپ لیگا، عذاب کو محدود لوگوں کے لئے بتاکر رحمت کو نہ صرف سب انسانوں بلکہ سب اشیاء کے لئے عام کرنا بالکل واضح کر دیتا ہے، کہ اہل دوزخ کا عذاب بھی ختم ہو جائے گا، ورنہ كُلَّ شَیْءٍ غلط ہوجاتا ہے۔ سورۃ مومن میں بھی اسی مضمون کی ایک آیت ہے، فرماتا ہے، رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا (مؤمن رکوع ۱) اے خدا تو ہر چیز کا اپنی رحمت اور علم کے ذریعہ سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اب اگر بعض لوگ ہمیشہ کے لئے عذاب میں رہ کر رحمتِ الٰہی سے محروم ہو سکتے ہیں، تو پھر یہ بھی ممکن ہونا چاہیئے، کہ بعض چیزیں خدا کے علم سے بھی نکل سکیں، کیونکہ علم اور رحمت کا ذکر ایک ساتھ فرمایا ہے، مگر یہ امر بالبداہت غلط ہے۔

Digitized by Khilafat Library

شاید اس جگہ کوئی یہ اعتراض کرے، کہ پھر بعض لوگوں کا عارضی طور پر سزا پانا بھی درست نہیں، ورنہ کہنا پڑے گا، کہ بعض لوگ عارضی طور پر خدا کے علم سے بھی نکل جاتے ہیں۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے، کہ جب یہ تسلیم کیا جائے، کہ آخر سزا دور

ہوجائے گی، تو ماننا پڑے گا، کہ سزاء درحقیقت اصلاح کا ذریعہ ہوگی، اور جو سزا اصلاح کا ذریعہ ہو، وہ رحمت کا ہی ظہور ہوتی ہے، جیسے استاد کی سزا۔ پس اس عقیدہ کے رُو سے کوئی بندہ خدا کی رحمت سے ایک منٹ کے لئے بھی جُدا نہیں ہوتا، بلکہ ہر وقت وہ اس کی رحمت کے سایہ کے نیچے ہوتا ہے، لیکن دائمی عذاب کو مان کر یہ صورت باقی نہیں رہتی۔

Digitized by Khilafat Library

پانچواں ثبوت:۔ سورۃ ذاریات میں آتا ہے، وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنے میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنا عبد بننے کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا ہے، فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (الفجر) اے نفس مطمئنہ تو اب میرے بندوں میں شامل ہوجا، اور میری جنت میں داخل ہوجا۔ یعنے جو عبد بن جائے گا، وہ ضرور جنّت میں داخل ہوجائیگا۔ چونکہ پہلی آیت سے ثابت ہے، کہ آخر سب ہی انسان عبد بنیں گے، کیونکہ خدا نے جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے، وہ ہمیشہ کے لئے اس سے محروم نہیں رہ سکتا، اس لئے جب سب لوگ جلد یا بدیر عبد بنیں گے، تو سب جنّت میں بھی ضرور جائیں گے۔

چھٹا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سورۃ زلزال میں فرماتا ہے، فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔ کہ جو بھی نیکی کرے گا، خواہ وہ کتنی بھی قلیل کیوں نہ ہو، وہ اس کو ضرور دیکھے گا۔ کمی سزا کا نام نیکی کا دیکھنا نہیں کہلا سکتا، اس لئے ضرور ہے، کہ بد اعمال کی سزا پہلے دی جائے، اور پھر اس کو ایک عرصہ کے بعد ختم کر کے نیک اعمال کی جزاء شروع کی جائے۔

ساتواں ثبوت:۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ (القارعہ) جس شخص کے اعمال ہلکے ہونگے اس کی ماں ہاویہ یعنی جہنم ہوگی۔ اس آیت میں جہنم کو ماں قرار دیا گیا ہے، اور ماں کے پیٹ میں بچہ ہمیشہ کے لئے نہیں رہتا، بلکہ اس وقت تک رہتا ہے، جب تک کہ تکمیل اعضا و قویٰ نہ ہو جائے، پس جہنم میں بھی اسی وقت تک انسان رہے گا، جب تک کہ اس کی ان قوتوں کا نشوونما ہو جائے، جو دیدارِ الٰہی کے مناسب حال ہیں۔

یہ آیات بتلا رہی ہیں، کہ دوزخ غیر منقطع نہیں، اور خلود سے مراد لا انتہاء زمانہ نہیں، بلکہ لمبا عرصہ، جس کو قرآن مجید نے لٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا سے تعبیر کیا ہے مراد ہے، دوزخیوں اور جنتیوں کے متعلق یہ جو فرمایا ہے، کہ جب تک آسمان اور زمین رہیں گے، وہ ان میں رہیں گے، اس سے یہی مراد ہے، کہ جب تک جنت و دوزخ کے آسمان و زمین رہیں گے، وہ وہاں رہیں گے۔ اور یہ امر کسی آیت سے ثابت نہیں، کہ دوزخ کو فنا نہیں کیا جائیگا، اور جب دوزخ کو فنا کر دیا جائے گا، تو دوزخیوں کے دوزخ میں رہنے کا زمانہ بھی ختم ہو جائے گا۔ (غیر مطبوعہ)

Digitized by Khilafat Library

سیرت سید احمد شہید رح یہ کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے جس پر رسالہ ریویو بابت ماہ جون ۱۹۴۰ء میں مفصل تبصرہ شائع ہو چکا ہے۔ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی نہایت دلچسپ سوانحعمری ہے۔ شہید مرحوم نہایت باخدا انسان گذرے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو اپنے لئے بطور ارہاص قرار دیا ہے انکی اور انکی جماعت کی سرفروشیوں اور قربانیوں کا ایمان افروز بیان ہر احمدی کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قیمت دو روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ احمدیہ۔ قادیان۔

حضرت کرشن علیہ السلام اور مسئلہ تناسخ

(از جناب پیر صلاح الدین صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی پلیڈر فیروزپور)

(۲)

تناسخ کا دوسرا بنیادی اصول یہ ہے، کہ رُوح اور مادہ اور جنم کرم بھی خدا تعالیٰ کی طرح ازلی ابدی اور غیر مخلوق اور اپنے آپ سے ہیں۔ اور جس طرح خدا تعالےٰ غیر محدود ہے، اسی طرح جنم کرم کا سلسلہ بھی غیر محدود ہے۔ چنانچہ شاستر ارتھ درپن جو آریوں کا آئینہ مناظرہ ہے، اس میں لکھا ہے، "اگر جیو آتما یعنی رُوح قدیم ہے، اور کام کرنا اس کی صفت ہے، تو اس کے افعال یعنی کرم بھی قدیم ہونے چاہئیں۔" (صفحہ ۹ طبع اول) غیر محدود کی تعریف سوامی دیانند کے نزدیک یہ ہے، کہ کوئی بھی حتٰے کہ خود خدا بھی اس کی حد کو نہ جانتا ہو۔ چنانچہ آپ نے اس سوال کا کہ "پرمیشور اپنی حد جانتا ہے یا نہیں"۔ یہ جواب دیا ہے، کہ "اِس کا اپنے آپ کو غیر محدود ہی جاننا علم ہے۔ یعنی (غیر) محدود کو محدود اور محدود کو غیر محدود جاننا غلط فہمی کہلاتی ہے۔" (ستیارتھ پرکاش باب ۷ صفحہ ۲۴۴ طبع چہارم)

Digitized by Khilafat Library

اس اصول کے پیش نظر آریہ صاحبان کا یہی عقیدہ ہے، کہ خود ایشور بھی لامتناہی جنموں کی گنتی نہیں جانتا۔

برخلاف اس کے حضرت کرشن ؑ کی یہ تعلیم ہے، کہ جنم محدود ہیں، اور خدا تو درکنار

خود حضرت کرشن ان سے واقف ہوسکتے ہیں، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہے ارجن میرے اور تیرے جنم تو بے شمار ہوچکے ہیں، ان سب کو میں جانتا ہوں تو نہیں جانتا" (گیتا آدھیائے ۴ شلوک ۵)

محولہ بالا شلوک سے ثابت ہوتا ہے، کہ جنم غیر محدود نہیں، کیونکہ اگر وہ غیر محدود ہوتے، تو بقول آریہ صاحبان کرشن جی تو درکنار خود پرتما بھی ان کو نہ جان سکتا اور جب جنم غیر محدود نہیں، تو وہ ازلی بھی نہیں، جس کے معنی یہ ہوئے کہ رُوح اور مادہ کا اتصال ازلی نہیں، اور اگر رُوح اور مادہ کا اتصال یعنی جنم ازلی نہیں، تو کرم بھی ازلی نہیں ہوسکتا، اور جب جنم اور کرم ازلی نہیں، تو اس کے یہی معنے ہیں، کہ روح اور مادہ بھی ازلی نہیں، کیونکہ بقول آریہ صاحبان "اگر روح قدیم ہے اور کرم کرنا اس کی صفت ہے، تو اس کے افعال یعنی کرم بھی قدیم ہونے چاہئیں" (شاستر ارتھ درپن ص۹) اور جب رُوح اور مادہ ازلی نہیں، تو مخلوق ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library

ماسوا اس کے مندرجہ ذیل شلوک صاف صاف گواہی دے رہے ہیں، کہ حضرت کرشن کے نزدیک خدا تعالےٰ ہی سب جہان کا خالق ہے، اور وہی سبب اُولی ہے، اور دُنیا کا کارخانہ کرم کی وجہ سے نہیں، بلکہ اسکی خالقیت کی وجہ سے چل رہا ہے، اور جنم کا سبب کرم نہیں، بلکہ خدا ہی ہر ایک چیز کا سبب ہے، اور اسی کے سبب سے نہ کہ اپنی ذات سے سارا عالم موجود ہے، وہی نیست سے ہست کرتا ہے، اور اس کے علاوہ سب جہان فانی ہے۔

(۱) بداند حقیقت شناسائے راز کہ ہر کار را مے کند کارساز۔ (فیضی ۳/۹۹ شعر)

(۲) "مہاتما لوگ فرشتوں کی خصلت کا سہارا لیکر سب جانداروں کا موجب اولین اور لافانی مجھے جان کر غیر مبدل یقین سے میری یاد کرتے ہیں" (۹/۱۳)

(۳) "ہے ارجن ہست نیست بھی میں ہی ہوں" (۹/۱۹)

(۴) منم حرف اول کہ من گفتہ ام ۔ بصد رنگ دیگر سخن گفتہ ام ۔ (فیضی ۹/۴۴ شعر)

(۵) زمیں ہم منم آسماں ہم منم ۔ مکیں ہم مرا واں مکاں ہم منم ۔ (فیضی ۹/۴۶ شعر)

(۶) خدائیست باقی جہاں فانیست ۔ زمین و زماں ایں و آں فانیست ۔ (فیضی ۳/۵۴ شعر)

(۷) اگر اعتقاد تو ارجن چنیں است ۔ کہ جاں نیز مخلوق جاں آفرین است ۔ (فیضی ۲/۴۹ شعر)

(۸) علیم و کریم و رحیم است او
جہاں حادث است و قدیم است او (فیضی ۸/۴۹ شعر)

(۹) "ہے گڑاکیش (ارجن) میں سب جانداروں کے دل میں موجود آتما ہوں۔ میں ہی سب جانداروں کا آغاز بیچ اور اخیر ہوں" (۱۰/۲۰)

منم اول و آخر و درمیاں ۔ جہانست قالب منم جانِ آں ۔ (فیضی ۱۰/۴۳ شعر)

(۱۰) "برہما کا بیان اوم تت اور ست اس طرح تین طرح سے کیا گیا ہے۔ اور اس کے ذریعے زمانہ قدیم میں برہمن وید اور یگیہ بنائے گئے" (۱۷/۲۳)

(۱۱) یکے شد سہ و از سہ شد صد ہزار ۔ وزآں سہ بگرفت عالم قرار
ز حرفِ نخستیں برہما شدہ ۔ زمیں آتش و بید پیدا شدہ
ز حرفِ دوم بشن آمد پدید ۔ دگر انتریچہ باد و ہم جُجر بید
ز حرفِ سوم آمد اے راست بیں ۔ مہادیو خورشید و خُلدِ بریں
(فیضی ۱۷/۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷ شعر)

(۱۲) "ہے ارجن سب جانداروں کا تخمِ اولین میں ہوں" (۷/۱۰)

(۱۳) "سب کو فنا کرنے والی موت میں ہوں مستقبل میں پیدا ہونے والے کا موجب پیدائش میں ہوں" (۱۰/۳۴) (اس کے سابقہ جنم نہیں فرمایا)

(۱۴) "ہے ارجن سب جانداروں کی پیدائش کا موجب میں ہوں۔ جو کچھ ساکن یا متحرک ہے، وہ میرے بغیر نہیں ہے" (۱۰/۳۹)

(۱۵) اپنی قدرت کے ایک ذرّے سے اسی کل دُنیا کو سہارا دے کر میں موجود ہوں" (۱۰/۴۲)

اس شلوک کی اہمیت کے پیشِ نظر ہم تصریح کے لئے کچھ اور مترجمین کے تراجم بھی درج کر دیتے ہیں۔

"یہ عالم میرے ایک ہی کرشمے کا مظہر ہے" (رگھوناتھ رائے جی)

"اس سارے جہان کو میں اپنے ایک انس ماتر (جزو) سے دھارن (قائم) کر کے موجود ہوں" (امرت گیتا مصنفہ چوہدری روشن لال ایم۔اے۔ای۔اے۔سی)

"Having pervaded this whole universe with one fragment of my self I remain"
(Annie Besant)

مندرجہ بالا شلوک اس بات کو بخوبی ثابت کر دیتے ہیں، کہ خدا ہی سارے جہان کا خالق ہے، اور باقی سب مخلوق ہیں۔ اور یہ ایسی تعلیم ہے، جو تناسخ کی بنیادوں پر پانی پھیر دیتی ہے، کیونکہ تناسخ کے رُو سے رُوح اور مادہ خدا کی طرح غیر مخلوق اور اپنے آپ سے ہیں، لیکن حضرت کرشنؑ کی تعلیم اس کے بالکل برعکس ہے، اور یہی وہ تعلیم ہے، جسے خدا تعالےٰ کے تمام راستباز بیان کرتے آئے ہیں۔ اور آج جب لوگ حضرت کرشنؑ

کی اس تعلیم سے دور جا پڑے، تو آپ کی روحانیت نے جوش مار کر اپنا ایک بروز پیدا کیا، جس نے پھر اسی تعلیم کی طرف لوگوں کو بلایا، اور فرمایا:-

"خدائے عزوجل کے ساتھ اس کی تمام مخلوقات اور جمیع عالموں کا جو علاقہ ہے، وہ اس علاقہ سے مشابہ ہے، جو جسم کو جان سے ہوتا ہے، اور جیسے جسم کے تمام اعضا روح کے ارادوں کے تابع ہوتے ہیں، اور جس طرف روح جھکتی ہے، اسی طرف وہ جھک جاتے ہیں، یہی نسبت خدائے تعالےٰ اور اس کی مخلوقات میں پائی جاتی ہے۔ اگرچہ میں صاحب فصوص کی طرح حضرت واجب الوجود کی نسبت یہ تو نہیں کہتا، کہ خلق الاشیاء وھو عینھا، مگر یہ ضرور کہتا ہوں کہ خلق الاشیاء وھو کعینھا" (توضیح مرام ص۳)

تناسخ کے چکر کو قائم رکھنے کے لئے تیسرا ضروری اصول محدود اور وقتی مکتی کا ماننا ہے، جیسا کہ سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش باب ۹ میں فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی جیو بھی مکتی سے لوٹ کر اس جہان میں نہ آوے، تو جہان کا خاتمہ ہو جاوے۔ یعنی جیو بالکل ختم ہو جاویں" (صفحہ ۳۱۴ طبع چہارم)

Digitized by Khilafat Library

نیز فرماتے ہیں:-

"مکتی سے واپس نہ ہونے اور عمر بھر کی قید میں صرف اسی قدر اختلاف ہے، کہ وہاں (اس زندگی کی طرح) مشقت نہیں اٹھانی پڑتی" (صفحہ ۳۱۵)

لیکن گیتا کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے، کہ اس میں بار بار دائمی مکتی کی تعلیم دی گئی ہے، جیسا کہ ذیل کے شلوکوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

ا۔ "لذات سے پیدا شدہ خوشیاں کُھتی کے پتر وہ ابتدا اور انتہا والی ہیں۔ عقلمند آدمی ان میں دل نہیں لگاتا" (۵/۲۲)

اس شلوک میں لذّات سے پیدا شدہ خوشیوں کو اس لئے ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے، کہ وہ ابتداء اور انتہاء والی ہیں۔ پس اگر مکتی کی لذّت بھی محدود اور انتہاء والی ہو، تو حضرت کرشن جی کا یہ قول بے معنی ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ تو یہ کہتے ہیں، کہ انتہاء والی لذّات کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔ پس اگر مکتی کو محدود تسلیم کر لیا جائے، تو اس کے یہ معنے ہوئے، کہ اس کی طرف بھی توجہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اگر مکتی کی طرف توجہ باوجود اسکے محدود ہونے کے کی جا سکتی ہے، تو پھر اُن لذّات سے جن کا اسی شلوک میں بیان ہے، رُکنے کے لئے ان کا غیر ابدی ہونا کوئی دلیل نہیں۔

(۲) "جو مجھے ہر جگہ دیکھتا ہے، اور سب کو مجھ میں دیکھتا ہے، وہ میری نظر سے اوجھل نہیں ہوتا، اور میں اُسکی نظر سے اوجھل نہیں ہوتا۔" (۶/۳۰)

اس جگہ بھی یہ بیان کیا ہے، کہ عرفان کے بعد انسان ہمیشہ مکتی کی حالت میں رہتا ہے، اور خدا تعالےٰ کی نظر اس کو کبھی نہیں چھوڑتی، اور وہ کبھی خدا تعالےٰ کے دیدار سے محروم نہیں ہوتا، اور نہ ایک مدّت کے بعد مکتی خانہ سے اندھوں کی طرح باہر پھینک دیا جاتا ہے، اور نہ اس کا تمام علم اور عرفان سلب ہو جاتا ہے، بلکہ جس طرح قرآن نے فرمایا ہے، کہ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے، وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ۔ جب وہ ایک دفعہ خدا تعالےٰ کی حقیقی معرفت سے اپنے دل کی آنکھوں کو منوّر کر لیتا ہے، تو اُسے دائمی نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

(۳) "اس طرح جو میرے عجیب جنم اور کرم کے بھید کو جانتا ہے، وہ اے ارجن! جسم کو چھوڑ کر پھر جنم نہیں پاتا۔" (۴/۹)

Digitized by Khilafat Library

(۴) "ہے کُنتی کے پُتر! برہم لوک سے لیکر سبھی لوگ بار بار آنے والے ہیں۔ لیکن

مجھے پانے کے بعد انسان کو پھر جنم کی ضرورت نہیں پڑتی" (۸/۱۶)

(۵) "جو ناپید اور فانی کہلاتا ہے، اسی کو پرم گتی کہتے ہیں، جسے حاصل کرنے کے بعد لوگوں کا دوبارہ جنم نہیں ہوتا، وہ میرا پرم دھام ہے"۔ (۸/۲۱)

مندرجہ بالا شلوک اس بات پر شاہد ناطق ہیں، کہ حضرت کرشن جی مکتی کو دائمی مانتے ہیں، حضرت کرشن جی اور سوامی دیانند کے مکتی کے متعلق نظریئے میں یہ ایک بنیادی فرق ہے۔ اور شاید اسی وجہ سے جہاں حضرت کرشن جی مکتی کو ایک نہایت محبوب صورت میں پیش کرتے ہیں، کہ جس کی طرف انسان کی فطرت خود بخود کھچی چلی آتی ہے، وہاں سوامی دیانند صاحب اِسے قید محض سے زیادہ وقعت نہیں دیتے، اور اسی لئے اس کے محدود ہونے پر مُصر ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"مکتی سے واپس نہ ہونے اور عمر بھر کی قید میں صرف اسی قدر اختلاف ہے، کہ وہاں (اس زندگی کی طرح) مشقت نہیں اُٹھانی پڑتی۔ باقی رہا برہم میں لین ہونا سو وہ تو گویا سمندر میں ڈوب مرنا ہے"۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۹ صفحہ ۱۳۵ طبع چہارم)

اب جبکہ ہم گیتا سے تناسخ کے تینوں بنیادی اصولوں کا بطلان ثابت کر آئے ہیں، تو ممکن ہے، ہمارے پیش کردہ شلوکوں کے متعلق کوئی صاحب یہ سوال کریں، کہ اگرچہ وہ تناسخی تعلیم کے اصولوں کے بالکل متضاد اور مغائر ہیں، لیکن خود انہی میں سے بعض میں متعدد جنموں کا ذکر موجود ہے۔ سو جاننا چاہیئے، کہ اول تو یہ حوالہ جات مسلّماتِ خصم ہونے کی وجہ سے ہمارے مخالفوں پر حجّت ہیں، نہ کہ ہم پر۔ ماسوا اس کے جب کسی عبارت میں بظاہر تضاد معلوم ہو، تو اس کو حل کرنے کا یہی ذریعہ ہے، کہ یا تو ایک حصّے کو دوسرے کے تابع کرکے اس کے وہ معنے کئے جائیں، جو اس کے مخالف نہ ہوں، اور یا پھر

ایک حصّہ کی صحت سے انکار کر دیا جائے۔ موجودہ صورت میں بظاہر ایک ایسا ہی اشکال پیش آتا ہے، یعنی ایک طرف تو مکتی کو دائمی قرار دیا گیا، اور خلافِ تناسخ تعلیم کا بیان ہے، اور دوسری طرف متعدد جنموں کا ذکر بھی معلوم ہوتا ہے۔ اگر ہم ان دو باتوں میں سے کسی ایک کی صحت کا انکار کریں، تو ہمیں اسی چیز کی صحت کا انکار کرنا پڑے گا، جس کے متعلق یہ شُبہ پیدا ہو سکے، کہ وہ کسی منصوبے سے داخل کی گئی ہے۔ ہم اس سے پیشتر لکھ کر ثابت کر چکے ہیں، کہ تناسخ کے خلاف تعلیم کسی صورت میں بھی بیرونی دست برد کا نتیجہ نہیں ہو سکتی۔ برخلاف اس کے اس بات کو ماننے کے لئے قرائن قویہ یقینیہ ملتے ہیں، کہ برہمنوں نے اپنی خود غرضی سے تناسخ کا مؤید حصہ جزو کتاب بنا دیا۔ پس اگر یہ صورت قبول کی جائے، تو ہمیں تناسخ کا مؤید بیان برہمن لوگوں کی کاوش کا نتیجہ ماننا پڑیگا، یعنی ان شلوکوں کی اس تعلیم کو قبول کرکے جو تناسخ کے خلاف ہے، باقی کو حوالہ بخدا کرنا ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library

اور اگر پہلی صورت اختیار کی جائے، تو پھر تناسخ کے مؤید حصّوں کو، جو اصولی تعلیم کے خلاف بھی ہیں، تناسخ کی تعلیم کے خلاف حصص کے ماتحت لا کر ان کے معنے کرنے پڑینگے۔ ہر غیر متعصب شخص ان شلوکوں پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے اس بات کو بخوبی معلوم کر سکتا ہے، کہ ان میں جو تعلیم اصولاً بیان کی گئی ہے، وہ تناسخ کے تینوں بنیادی اصولوں کے مخالف ہے، پس اس وجہ سے بھی ان کے وہ معنے نہیں کئے جا سکتے، جو تناسخ کے مؤید ہوں۔

دراصل یہ شلوک بھی گیتا کی دوسری تعلیم کی طرح تصوّف کے لباس میں ملبوس ہیں، اور ان میں صوفیاء کے "روحانی تناسخ" کی تعلیم دی گئی ہے۔ زمانہ گذرنے پر لوگوں نے

مسخ کر کے اس تعلیم کو کچھ کا کچھ بنا لیا۔ روحانی تناسخ کا مسئلہ صوفیاء میں مشہور اور متعارف ہے، اس کے رُو سے انسان اپنی زندگی میں بے شمار صُورتیں بدلتا اور کئی جنم لیتا ہے، جیسا کہ مولانا روم فرماتے ہیں:۔

ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام

نیز فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library

از جمادی مردم و نامی شدم وز نما مردم بہ حیواں سرزدم
مردم از حیوانی و آدم شدم پس چہ ترسم کے ز مردم کم شوم
حملۂ دیگر بمیرم از بشر تا برآرم از ملائک بال و پر
بار دیگر از ملک قرباں شوم آنچہ اندر وہم ناید آں شوم

انسان جب سلوک کی منازل طے کرتا ہوا خدا تعالےٰ کی راہ میں قدم مارتا ہے، تو اس کو کئی نئی دُنیاؤں میں سے گذر کر جانا پڑتا ہے، اور کئی نئی موتیں قبول کرنا پڑتی ہیں، اور چونکہ ہر ایک موت کے بعد ایک زندگی ہے، اس لئے کہہ سکتے ہیں، کہ اس نے کئی جنم لئے۔ وہ ایک حالت کو چھوڑ کر دوسری حالت میں بالکل ایک نیا وجود ہو کر جاتا ہے، اور اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ اپنے پہلے جسم سے الگ ہو گیا ہے، غلط نہیں ہوتا۔ وہ جمود کی حالت سے سر اُٹھاتا ہے، اور ابتدائی قسم کی زندگی سے اپنے وجود میں بالیدگی محسوس کرتا ہے، اور جس طرح نباتات ہوا اور پانی سے سرور حاصل کرتے ہیں، وہ بھی آسمانی ہواؤں اور پانی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی اس حالت سے ترقی کر کے خدا تعالےٰ کی طرف ایک نئی جون میں داخل ہو کر دوڑتا ہے، اور خود اس کے سبزہ زاروں اور شیریں چشموں کو ڈھونڈتا پھرتا ہے، کیونکہ اب وہ اپنے

مقام سے حرکت کر سکتا ہے۔ اور پھر جب وہ اس حیوانیت کے پردہ سے سر نکالتا ہے، تو ایک نیا انسان ہوتا ہے، جو اپنے دل کی محبت اور ارادہ کی عظمت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرتا ہے، اور آسمانی پانی کو اپنے دل کے برتن میں محفوظ کر لیتا، اور آسمانی ہواؤں کے صافی اوقات کو پہچانتا، اور ان سے بہرہ اندوز ہوتا ہے، اور اپنی دعاؤں اور تضرّع اور گریہ و زاری سے اس کے صاف پانی اور اس کی خوشبودار ہواؤں کو کھینچ لاتا ہے۔ اس حالت سے ترقی کر کے وہ فنائیّت کے مقام پر پہونچتا ہے، اور اس کی ہر حرکت و سکون خدا تعالےٰ کے ارادہ اور رضا کے ماتحت ہو جاتی ہے وہ اس کے بلانے سے بولتا اور اس کے کہنے سے عمل کرتا ہے، گویا انسان نہیں فرشتہ ہے۔ اس کے بعد وہ ایک نئی تجلّی پا کر اپنے محبوبِ ازلی سے ایسا کامل اتحاد پیدا کر لیتا ہے، کہ دُنیا اور اس کے علائق سے مکمل طور پر کٹ جاتا ہے، اور اس میں اور خدا میں فرق کرنا محال ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

شانِ احمد را کہ داند جز خداوندِ کریم
آنچناں از خود جُدا شد کز میاں افتاد میم

یہ وہ حالت ہے جس کے بعد انسان دنیا اور اس کے علائق سے ایسا مکمل طور پر کٹ جاتا ہے، کہ پھر اس کے علائق کے کثیف اجسام کو قبول نہیں کرتا۔ یہی حقیقی نجات ہے، جو نیک لوگوں کو اسی دُنیا میں مل جاتی ہے، اور یہی ان شلوکوں کا مطلب ہے۔ ان میں مضمراً وہی تعلیم پیش کی گئی ہے، جو قرآنی آیت وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ میں بالبداہت بیان کی گئی ہے۔ یہی وہ جنّت ہے، جس کے

متعلق فرمایا، کہ مَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ، اور یہی حقیقی اور دائمی نجات ہے، یہ ہے روحانی تناسخ اور اس کا معراج جس کو تمام عارف قبول کرتے ہیں، اور جس کے ذریعہ انسان ایک مشتِ خاک سے باخدا اور محبوبِ خدا بن جاتا ہے۔ اسے اس جسمانی تناسخ سے کوئی تعلق نہیں، جو انسان کو جونوں کے چکر میں ڈال کر ذلیل اور مکروہ درندوں اور سانپوں اور بچھوؤں کی شکل میں ظاہر کرتا ہے، اسی کے متعلق گیتا کا بیان ہے کہ:۔

”آدمی کو جیسے اس جسم میں بچپن جوانی اور بڑھاپا آتا ہے، ویسے ہی دوسرا جسم بھی ملتا ہے۔ اس بات میں عقلمند آدمی کو دھوکا نہیں لگتا“ (۲/۱۳)

جس طرح بچپن جوانی اور بڑھاپا ایک ہی جسم کی مختلف حالتیں ہیں، اور اگرچہ جوانی میں بچپن کا جسم نہیں ہوتا، اور ایک بالکل نیا جسم ہوتا ہے، اور بڑھاپے میں جوانی کا جسم چھوٹ کر ایک اور ہی جسم ہوتا ہے، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ انسانی جسم سات سال کے بعد ایک بالکل نیا وجود بن جاتا ہے، لیکن باوجود اس کے ہم نہیں کہہ سکتے، کہ پہلا جسم پچھلے سے الگ ہے، عین اسی طرح روحانی منزلوں میں انسان ایک سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا قالب بدلتا چلا جاتا ہے، مگر نہیں کہہ سکتے، کہ وہ اپنے اصل وجود سے علیحدہ ہو گیا ہے، من وجہٍ وہ ایک نیا انسان ہوتا ہے، اور من وجہٍ اپنے اصل سے متصل۔ برخلاف اس کے ”تناسخی تبدیلیوں“ کو جوانی اور بڑھاپے کی تبدیلی کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں، اور نہ جوانی اور بڑھاپے کے تغیرات کو تناسخی تبدیلیوں سے کوئی مشابہت، جس میں یہ پہلا جسم بیک وقت چھوڑ کر ایک نیا چولہ پہن لیا جاتا ہے، اور اس ارتقائی اور تدریجی تبدیلی کے لئے جو بچپن اور جوانی اور بڑھاپے کی حالتوں سے بیان کی گئی ہے، کوئی موقعہ نہیں۔

سو معلوم ہوا، کہ حضرت کرشنؑ نے رُوحانی تناسخ کی تعلیم دی ہے، جسے بگاڑ کر تصرّف و تبدّل کے بعد تناسخ کی سی صورت دیدی گئی۔ روحانی تناسخ کا مسئلہ صوفیاء میں عام ہے۔ ہندوؤں میں جو برہمن کو دوجنما کہتے ہیں، اس کی ابتداء بھی یہی روحانی تناسخ معلوم ہوتی ہے، ورنہ کیا اس کے یہ معنے ہیں، کہ برہمن میں دو روحیں جمع ہیں؟

علاوہ ازیں روحانی تناسخ کا ذکر اہلِ ہنود کی دیگر کتب میں بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً منوسمرتی کے مندرجہ ذیل دو شلوک ملاحظہ ہوں:۔

(۱) "جنم دینے والا اور وید پڑھانے والا ان دونوں میں وید پڑھانے والا بڑا ہے۔ وید پڑھنے سے جو جنم ہوتا ہے، وہ لازوال ہوتا ہے" (منوسمرتی ۲/۱۴۶ مترجم ماسٹر آتمارام۔ طبع سوم)

Digitized by Khilafat Library

(۲) "وید میں برہمن کے تین جنم لکھے ہیں۔ پہلا جنم ماتا ہے۔ دوسرا جنیو ہونے سے تیسرا یگیہ کرنے سے" (۲/۱۶۹ ایضاً)

مذکورہ بالا بحث سے یہ امر پوری وضاحت کے ساتھ ثابت ہو گیا ہے، کہ ہمارے گیتا میں سے پیش کردہ شلوکوں میں جن جنموں کا ذکر ہے، وہ تناسخی جنم نہیں، بلکہ روحانی جنم ہیں۔ بفرضِ محال اگر ان سے تناسخی جنم ہی مراد لئے جائیں، پھر بھی وہ ہم پر حجّت نہیں، ہاں ان کا تناسخ کی تعلیم کو چیلنج کرنا گیتا کے ماننے والوں پر حجت ہے، اور اس بات کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے، کہ حضرت کرشن کی تعلیم تناسخ کی تعلیم کے سخت مخالف تھی، اور آپ کی اس تعلیم کے پیشِ نظر بھی جو آج ہمیں نامکمل صورت میں ملتی ہے، کوئی معقول انسان ایک لحظہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا، کہ آپ تناسخ ایسی تعلیم کے قائل ہونگے، بلکہ جن تین بنیادی اصولوں کے گرد تناسخ کا چکر دوڑ

لگاتا ہے، آپ کی تعلیم ان تینوں اصولوں کے سخت خلاف ہے، آپ سوتوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنے کے لئے آئے تھے، اور آپ نے وہ تعلیم دی، جو مردہ دلوں میں خداتعالیٰ کی محبت کی آگ لگا دینے والی تھی، اور اس تعلیم سے جو انسان کو خدا سے دور اور خدا کو انسان سے دُور کرتی ہے، سخت بیزاری ظاہر کی، پس صرف اسی قدر ہے، کہ ایسی تعلیم ہرگز ہرگز نہ کبھی آپ کے لبوں سے نکلی، اور نہ کبھی نکل سکتی تھی۔ اور جو ایسی تعلیم گیتا میں پائی جاتی ہے، وہ برہمن لوگوں نے اپنا اُلّو سیدھا کرنے کے لئے بالارادہ اس میں داخل کر دی ہے۔

جاننا چاہیئے، کہ بہت سے خودساختہ تناسخی شلوکوں کا محل وقوع اور ان کی وضع قطع پکار پکار کر کہہ رہے ہیں، کہ وہ کلًّا یا جزواً "ایجاد بندہ" ہیں۔ انہیں نہ پہلی عبارت سے کوئی تعلق ہے، اور نہ پچھلی سے کوئی ربط۔ محض تناسخ کی عمارت کو گرتا دیکھکر گھسیڑ دیئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر ادھیائے نَو کا اکیسواں شلوک ملاحظہ ہو۔

"اس بڑے بہشت کی خوشیاں منا کر وہ لوگ نیکیوں کے ختم ہو جانے پر فانی دُنیا میں واپس آتے ہیں۔ اس طرح نیک و بد کے کرم کرنے والے پھل کی خواہش رکھنے والے موت اور پیدائش کے چکر میں پڑے رہتے ہیں۔"

اس سے پہلے اور پچھلے شلوک دیکھنے پر معلوم ہوگا، کہ ان میں نعماء اور لذات اور الطاف کا ذکر ہے۔ یہ درمیان میں قطع کلامی کر کے ان کے قطع ہونے کا ذکر فصاحت کلام اور بلاغت بیان کے بالکل خلاف نہیں، تو اور کیا ہے؟ کیا یہ بے جوڑ "بھرتی" اس شخص کا کلام مانا جا سکتا ہے، جس کا ہر لفظ فصاحت و بلاغت میں منظوم اور نقائص سے منزہ اور عیوب سے پاک گیت تھا؟

اسی طرح کچھ شلوک جو کہ اصل میں روحانی تناسخ کی طرف اشارہ کرتے تھے، برہمنوں نے انہیں توڑ مروڑ کر ان کی رُوحانیت سلب کر دی، اور اس کی جگہ مادیّت اور جسمانیت کو دیدی۔ اور یہی چند وہ شلوک ہیں، جو تناسخ کے مؤیّد ساری گیتا میں نظر آتے ہیں۔ اور ہم ناظرین کو گیتا کی ایک وسیع سیر کرا کر اس کی وہ روشن کرنیں دکھلا چکے ہیں، جن کے آگے تناسخ کی تعلیم سایہ کی طرح غائب ہو جاتی ہے۔ یہ امر ایک راستباز کے دل کو اس یقین سے بھر دیتا ہے، کہ گیتا میں تناسخ کا عنصر بیرونی ہاتھوں کا نتیجہ ہے۔ اور گیتا کے متعلق اس قسم کے بیرونی تصرّفات تناسخ کے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی ملتے ہیں۔ مثلاً لکھا ہے:۔

"دوسرے کا دھرم اچھا ہونے پر اس کی نسبت اپنا دھرم چاہے وہ صفات سے خالی ہے، اچھا ہے" (۱۸/۴۷)

ظاہر ہے، کہ یہ تصرّف تبدیلیٔ مذہب کو روکنے کے لئے کیا گیا ہے، ورنہ کرشن جی کی تعلیم اسی ادھیائے میں اس طرح درج ہے:۔

"سب دھرموں کو چھوڑ کر ایک میری ہی شرن لے" (۱۸/۶۶)

گیتا کے بیرونی دست برد کا شکار ہونے کے متعلق پروفیسر گاربے (Garbe) لکھتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library

The conviction that the Bhagvadgita no longer exists in its original form but that it has gone through important modifications is now shared

by the majority of Indologists outside India"

زمانہ حال کے مشہور ہندو لیڈر لالہ لاجپت رائے اپنی کتاب "سری کرشن" میں لکھتے ہیں:-

"بھگوت گیتا کی ترتیب بھی یہ ظاہر کرتی ہے، کہ وہ مختلف زمانے کے پنڈت صاحبان کی طبع آزمائی سے خالی نہیں ہے۔" (صفحہ ۲۲۹ طبع ہفتم)

چوہدری روشن لعل صاحب ایم۔اے۔ای۔اے سی مصنف گیا گیتا و گیتان و گیتا پرکاش وغیرہ اپنی کتاب "گیتا امرت" کے صنہ۲ میں لکھتے ہیں:-

مفسروں اور ٹیکا کاروں۔۔۔۔نے اپنے اپنے عقائد کو جو وہ پہلے سے ہی رکھتے تھے، بھگوت گیتا کی تائید سے بالکل درست ثابت کرنے کے لئے الفاظ کے معنے نکالنے میں بہت کھینچا تانی سے کام لیا ہے، اور اس کے سیدھے سادھے الفاظ سے غیر متعلق اور عجیب عجیب مطالب نکالنے کی کوشش کی ہے۔"

جیسا کہ ابتداء سے مضمون میں بیان کیا گیا ہے، برہمن اپنی مذہبی کتب کے واحد اجارہ دار تھے، اس لئے بغیر کسی روک ٹوک کے من مانی کارروائیاں کر لیتے تھے۔ یہی وجہ ہے، کہ انہوں نے جا و بیجا کچھ نہ کچھ اپنے فائدہ کے لئے ملا لیا۔ مذہبی کتب کے متعلق ان کی یہ آزادی ایک متحقق بات ہے، جس کا اعتراف خود ہندو محققین کو بھی ہے۔ ابھی ابھی ناظرین کے سامنے چوہدری روشن لعل صاحب ایم۔اے کی تحقیق گیتا کے متعلق پیش کی جا چکی ہے۔ اب ماسٹر آتما رام صاحب مترجم منوسمرتی کی رائے منوسمرتی کے متعلق ملاحظہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library

ماسٹر صاحب اپنے ترجمہ کے صفحہ ۲۷، ۴۰، ۵۰، ۵۷، ۵۹، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴،

۶۵ و ۶۶ و ۸۹ و ۹۳ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۴ و ۱۰۷ و ۱۱۱ و ۱۱۳ و ۱۶۰ و ۱۶۴ و ۱۸۹ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۲۰۰ و ۲۲۰ و ۲۴۴ وغیرہ پر کئی شلوکوں کے متعلق نوٹ لکھتے ہیں، کہ یہ ملائے ہوئے ہیں، اس جگہ بخوفِ طوالت صرف ایک شلوک پر جو حاشیہ لکھا گیا ہے، وہ مع شلوک درج کیا جاتا ہے:-

شلوک:- دس برس کا برہمن اور سو برس کا کشتری دونوں آپس میں باپ بیٹے کی طرح ہیں۔ ان میں براہمن بجائے باپ کے اور کشتری بجائے بیٹے کے رہے"

حاشیہ:- "یہ شلوک ملایا ہوا ہے کیونکہ جب تک برہمچرج آشرم پورا نہ ہو، تب تک براہمن ہو نہیں سکتا۔ اور دس برس ہیں برہمچرج کسی طرح پورا ہو نہیں سکتا" صفحہ ۲۷

پس جبکہ برہمن اپنی مذہبی کتب میں اس قدر تصرّف کر لیا کرتے تھے، اور اس کے ساتھ ہی خود گیتا سے وہ تعلیم بھی پیش کر دی گئی ہے، جو تناسخ کے بالکل مخالف پڑی ہے، اور تناسخ کی تعلیم میں برہمنوں کی خود غرضی بھی ظاہر ہے، اور برہمنوں کا تمام مذہبی امور کا کرتا دھرتا ہونا بھی ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے، تو ہر انصاف پسند آدمی ہماری اس رائے سے اتفاق کرنے پر مجبور ہوگا، کہ حضرت کرشن کی تعلیم تناسخ کی تعلیم کے سخت مخالف تھی، اور آپ ہرگز اس مسئلہ کے قائل نہ تھے، بلکہ اس سے سخت بیزار تھے، اور اگر اب بھی کوئی نہ مانے، تو اس کا فرض ہے، کہ یا تو ثابت کرے کہ دائمی نجات اور دوسری مخالف تناسخ تعلیمات جو کہ ہم گیتا سے ثابت کر آئے ہیں، گیتا میں موجود نہیں، اور یا اس بات کے لئے قرائن و دلائل مہیا کرے کہ یہ سب خلاف تناسخ تعلیمیں جو گیتا میں درج ہیں، ساقط الاعتبار ہیں، اور مخالف تناسخ گروہ نے اپنے غلبہ کے وقت فلاں نیت سے ان کو اپنی اور پرائی سب گیتاؤں

میں داخل کر دیا۔ لیکن ہم حیران ہیں، کہ کوئی ایسی جسارت کیونکر کریگا۔ دائمی مکتی اور نجات بالعرفان اور حدوث عالم کی تعلیم گیتا میں اس کثرت اور تواتر سے بیان کی گئی ہے، کہ وہ اس کے جسم میں زندگی کی مانند ہر جگہ دوڑتی ہوئی نظر آتی ہے، پھر کس طرح قلت کے بدلے کثرت کو ردّ کر دیا جائیگا۔ اور بنیادی تعلیم کو چند غلط فرعات کی نذر کر دیا جائے گا۔

آخر میں مَیں ہندو بھائیوں سے دردمندانہ طور پر عرض کرتا ہوں، کہ آپ میں خدا کا پیارا نازل ہوا تھا، اور اس نے آپ کو خدا کی محبت کی تعلیم دی تھی، لیکن آپ نے اس تعلیم کو چھوڑ دیا، اور فلسفی بتوں کے پیچھے پڑ گئے، جس کے نتیجہ میں آپکے دل کے کان اس بنسری والے کی سریلی آواز کو سُننے سے محروم ہو گئے۔ اب اے بھائیو! اگر آپ سُننے کیلئے تیار ہیں، تو آؤ بنسری کی لَے کو آج پھر مثیل کرشن کے نغموں میں سنو، دیکھو حضرت کرشن علیہ السلام نے کہا تھا:۔

Digitized by Khilafat Library

"اے بھارت (ارجن) جب جب دھرم سُست پڑ جاتا ہے، اور ادھرم کا زور ہو جاتا ہے تب تب مَیں جنم لیتا ہوں" (۴/۷)

چو بنیادِ دیں سست گردد بسے نمائیم خود را بشکلِ کسے۔ (فیضی ترجمہ اشعر)

سو اس زمانہ میں آپ نے خود دیکھ لیا کہ دھرم سست پڑ گیا اور ادھرم زوروں پر ہو گیا پس ضرور تھا، کہ خدا کے نوشتوں کے مطابق ایک شخص دھرم کو ادھرم پر فتح دینے کیلئے ظاہر ہوتا کیونکہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں، دریا اپنا رُخ اور موسم اپنا وقت بدل سکتے ہیں، لیکن خدا کا کلام کبھی نہیں بدلتا، پس سن لو! کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو آپ لوگوں کیلئے مثیل کرشن بنا کر بھیجا ہے، اور آپکے مبارک لبوں سے بھی خدا تعالیٰ کی محبت و عشق کے نغمے

۳۳ جاری ہوئے جیسا کہ حضرت کرشن کے لبوں سے جاری ہوئے تھے۔ اور آپ نے مکتی یا نجات کی اسی راہ کو زندہ کیا جو حضرت کرشن نے بتلائی تھی کہ

مڈغاسکر میں اسلام

[نیویارک (امریکہ) سے مشہور پادری ڈاکٹر ایس۔ ایم زویمر کی زیرادارت "مسلم ورلڈ" کے نام سے جو سہ ماہی رسالہ نکلتا ہے، اس کی تازہ اشاعت میں ایڈیٹر نے مڈغاسکر میں تبلیغ عیسائیت کے بارے میں ایک مضمون لکھا ہے، جس میں یہاں کے مسلمانوں کے متعلق مفید معلومات کے علاوہ مڈغاسکر میں احمدیہ جماعت کی تبلیغ اسلام میں کوششوں کا ذکر بھی ہے، اس لئے اس مضمون کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اس سے قبل ہم "ریویو" بابت ماہ اپریل ومئی میں ایک دوسرے عیسائی رسالہ "انٹرنیشنل ریویو آف مشنز" سے ایک مضمون درج کر چکے ہیں، جس میں شرقی افریقہ میں احمدیہ جماعت کی عیسائیوں کے مقابلہ میں تبلیغی سرگرمیوں کے تذکرہ کے ساتھ تشویش کا اظہار کیا گیا تھا۔ اس وقت اگر غور سے دیکھا جائے، تو سوائے احمدیہ جماعت کے عیسائیوں کے مقابلہ میں منظم تبلیغی کوشش اور کسی فرقہ کی طرف سے نہیں ہو رہی۔ یہی وجہ ہے، کہ عیسائی مشنوں کی رپورٹوں میں صرف احمدیہ جماعت کا ذکر ہوتا ہے۔ اور اور کسی فرقہ یا گروہ کا نہیں۔ یہ نمونہ محض کاسر صلیب حضرت مسیح موعودؑ کی پیروی کی برکت ہے، کہ ایک چھوٹی سی جماعت بے سروسامانی کی حالت میں ہر جگہ مخالفین اسلام کے مقابل پر اسلام کا علم بلند کر نیمیں کامیاب ہو رہی ہے۔ کاش! ہمارے دوسرے مسلمان بھائی جماعت احمدیہ کی مخالفت ترک کر دیں تا وہ اپنی ساری کوشش اشاعت اسلام میں صرف کر سکے۔ (ایڈیٹر)]

جزیرہ مڈغاسکر افریقہ سے ۲۴۰ میل مشرق میں ہے، اس کا طول تقریبًا نو سو اسّی (۹۸۰) میل اور عرض تین سو پچاس میل ہے، مڈغاسکر اور جزیرہ کمورا دونوں فرانسیسی نوآبادیات ہیں، اس کی آبادی میں عرب عنصر نویں صدی عیسوی سے شامل ہے، مڈغاسکر میں عیسائیت کی ترقی واشاعت کی تازہ ترین اطلاع (یعنی پانچویں انٹرمشنری کانفرنس ۱۹۳۹ء منعقدہ مڈغاسکر کی رپورٹ) میں درج ہے، کہ اس جزیرہ میں چھ لاکھ بیس ھزار پروٹسٹنٹ اور تین لاکھ دس ہزار رومن کیتھولک اور اٹھائیس لاکھ غیر عیسائی آباد ہیں۔ مسلمانوں کی آبادی پروٹسٹنٹ عیسائیوں سے زیادہ ہے، لیکن عیسائی مبلّغین کی توجہ ابھی ان حلقوں اور قبیلوں کی طرف نہیں ہوئی ہے، جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔

۱۹۲۲ء میں ایک مشہور فرانسیسی عیسائی مبلّغ نے بیان کیا تھا، کہ مڈغاسکر کے علاقوں میں تبلیغ عیسائیت کا کوئی کام اب تک نہیں ہوا ہے، یہاں مسلمانوں کی مسجدیں اور مدرسے ہیں، وہ نہایت احتیاط کے ساتھ اپنی زبان کی حفاظت کرتے ہیں، اور عیسائیوں سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔

یہاں کی آبادی میں عرب عنصر نویں صدی عیسوی سے شامل ہوا ہے، اس جزیرہ میں دنوں کے نام عربی ہیں، جنوب مغربی اور شمال مشرقی حصوں میں عربی النسل طبقے حکمران ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

ابتداء میں اس جزیرہ کے باشندوں پر بھی جن کو ملاگاسی کہتے ہیں، عربوں کا اثر تھا، اس کا پتہ زبان کے ان الفاظ سے چلتا ہے جو عربی سے لئے گئے ہیں، مثلاً ہفتوں اور مہینوں کے نام، نجوم اور علم غیب، لباس، بستر، سکّوں، کتابوں، تحریروں، موسیقی کے آلات، سلام وغیرہ اور بہت سی چیزوں کے نام واصطلاحات عربی ہیں۔

مڈغاسکر کے مسلمان تین حصوں میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں، جنوب میں جزیرہ کمورا (آبادی -- ۱۰۹۴۰۵) ٹنکارا (۱۸۵۷۰۸) اور سیہنٹی (۷۸۹۱۳) کے باشندے، جنوب اور مغرب میں سکاوالا (۲۰۹۰۰۰) انتہائی جنوبی حصہ ٹیمارو (۵۲۰۰۰) تیموروکا (۲۴۴۰۰۰) تفاسی (۴۶۰۰۰) اور نیکاسا (۱۲۱۰۰۰) ان سب کی مسلم آبادی ۶۷۰۰۰۰ ہے، ۳۷ء میں یہ آبادی ۷۴۰۰۰۰ تھی، ۳۸ء میں ۸۰۵۰۰۰ ہوگئی ہے۔

عرب چھٹی اور نویں صدی میں یہاں آئے، اور کچھ لوگوں کو حلقۂ اسلام میں داخل کیا، یہ لوگ غالباً خلیج فارس سے آئے تھے اور سنی تھے، ایک دوسری جماعت دسویں صدی میں کابرا سے آئی، کچھ ایرانی آٹھویں صدی میں آئے تھے، آخری بار عرب تیرھویں صدی کے وسط میں اس جزیرہ میں داخل ہوئے۔

یہاں کے باشندوں پر عربوں، ان کی زبان اور معاشرت کا بہت اثر ہے، مڈغاسکر اس کی بڑی مثال ہے، کہ اسلام جہاں خود قوی نہ ہوسکا، وہاں کم از کم اسلامی خیالات اس نے پھیلا دیئے، مڈغاسکر کی زبان پر اسلام کے بے شمار نقوش ہیں، سب سے اہم عربی حروفِ تہجی ہیں، جو اب بھی جنوب مشرق میں اور کسی زمانہ میں اس سے بڑے رقبہ میں رائج تھے، تھوڑا زمانہ ہوا مسلمان ایک عربی رسالہ قمرالدین شائع کرتے تھے۔ جزیرہ کمورا میں بھی تقریباً عربی ہی حروفِ تہجی رائج ہیں۔

مڈغاسکر کے غیر اہلِ کتاب طبقوں میں بھی عربوں کا نمایاں اثر ہے، سارے جزیرہ میں ختنہ کی رسم تقریباً عام ہے، جو اسلام کے اثر کا نمایاں ثبوت ہے، یہاں ایک بڑا سالانہ تہوار منایا جاتا ہے، جس کے متعلق خیال ہے، کہ وہ عید الفطر کی ایک شکل ہے۔ یہاں کی لا مذہب جماعتوں میں جو توہمات پائے جاتے ہیں، ان میں بہت زیادہ اسلامی اثر کا

پتہ چلتا ہے، یہاں کے تمام قبیلے تقدیر کے قائل ہیں، جو غالباً عربوں ہی کا اثر ہے، مڈغاسکر کے جنوب مشرق میں بسنے والا قبیلہ برائے نام مسلمان ہے، لیکن اس میں بھی اسلامی شعائر اور روایات پائے جاتے ہیں، یہ نقشہ دورِ ماضی کے اسلام کا تھا، جب نہ پروٹسٹنٹ عیسائی وہاں پہونچے تھے، اور نہ فرانسیسی اقتدار قائم ہوا تھا۔

یہاں کے موجودہ مسلمانوں کی حالت یہ ہے، کہ جزیرہ کمورا کے مسلمان شافعی مذہب کے پیرو ہیں، ان کی زبان سواہیلی ہے، نام کے تین سلطان فرانسیسی اقتدار کے ماتحت ہیں، مغربی ساحل کالاوا کے مسلمان اسلامی شعائر کے کچھ بہت زیادہ پابند نہیں ہیں جنوب ومشرق کے مسلمان ابتداءً مکہ معظمہ سے آئے تھے۔

سنہ ۲۴ء سے ہندوستانی احمدی جماعت کے آدمی یہاں ماریشس اور زنجبار سے آنے لگے ہیں، ان کو تبلیغِ اسلام میں کسی حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ سنہ ۱۹۱۳ء میں تبلیغ عیسائیت کے مشن نے یہ رپورٹ کی تھی، کہ عرصہ سے جزیرہ کے مشرقی حصہ میں عربوں کا اثر محسوس کیا جارہا ہے۔ بہت سے ہندوستانی مسلمان یہاں آکر بس گئے ہیں، اور جزیرہ کے دوسرے حصوں سے آئے ہوئے مسلمانوں سے جن میں تعدد ازدواج کی رسم ہے، اس اثر کو زیادہ تقویت پہونچی ہے، اگر گذشتہ تلخ تجربوں سے سبق لیا جاسکتا ہے، تو یہ بات بالکل عیاں ہے، کہ قبولِ اسلام کے بعد قبولِ عیسائیت کا مسئلہ بہت دشوار ہوجاتا ہے، اس لئے یہ ضروری ہے، کہ ان رقیبوں کو بہ جبر عیسائی اثر واقتدار میں لایا جائے۔

سنہ ۱۹ء میں رابرٹ گریفتھ نے بیان کیا تھا، کہ شمالی مغربی مڈغاسکر میں اسلام بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے، عرب اور زنجبار کے مسلمان مبلغین گاؤں گاؤں میں اور ایک بندرگاہ سے دوسری بندرگاہ تک تبلیغ اسلام میں مصروف

ہیں، اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ اسلام عیسائیت کی ترقی کا زینہ نہیں، بلکہ عیسائیت کا سب سے بڑا اور سخت ترین مدمقابل ہے، اخلاقی لغزشوں کے باوجود مذہب کے ظواہر ہی کا بڑا اثر محسوس کیا جا رہا ہے، چنانچہ مڈغاسکر کے مغربی ساحل پر نومسلموں کی تعداد اسی ہزار ہو چکی ہے، ایک فرانسیسی مشنری کا بیان ہے کہ گجراتی مسلمان بھی تبلیغ و اشاعت میں سرگرم ہیں، اور اپنے تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں وہ حبشی اور سفید آبادی کے درمیان رابطہ قائم کرتے ہیں، یہاں کا اسلام سطحی سہی، لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ خطرناک نہیں ہے، یہی نام نہاد تبدیل مذہب اسلام کی اشاعت کے لئے بڑی سہولتیں پیدا کرتا ہے، یہاں اس وقت ہندوستانی مسلمانوں کا مرکز مجیمگا ہے، ان لوگوں تک پہونچنے کے لئے آج تک کچھ نہیں کیا گیا۔

رسالہ ریویو اردو کے پرانے فائل سستے داموں پر

رسالہ ریویو اُردو کے پُرانے فائل جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر علماء و بزرگانِ سلسلہ کے نہایت قیمتی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں، اور یہ مضامین اس رسالہ کے سوا اور کہیں شائع نہیں ہوئے، نہایت سستے داموں پر فروخت ہو رہے ہیں، ان رسالوں میں مولوی محمد علی صاحب کے وہ مضامین بھی ہیں، جن میں انہوں نے سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اور رسول لکھا ہوا ہے۔ غیر مبایعین پر اتمام حجت کے لئے یہ رسالے نہایت مفید ہیں۔ ایک فائل کی قیمت دو روپے ہے۔ قیمت فوراً بذریعہ منی آرڈر بھیجکر طلب کریں۔ بہت تھوڑے فائل رہ گئے ہیں، پھر نہیں مل سکیں گے ÷

منیجر رسالہ ریویو۔ اُردو۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library

نئی کتابوں پر تبصرہ

چشمۂ عرفان یہ پونے تین سو صفحے حجم کا دیدہ زیب رسالہ ہے، جسے ملک مبارک احمد خانصاحب ایمن آبادی نے اپنے ایک نوجوان مرحوم دوست تسنیم صاحب کی یاد میں چشمۂ عرفان کے نام سے شائع کیا ہے۔ چشمۂ عرفان اپنے مفید مضامین کے اعتبار سے واقعی چشمۂ عرفان ہے۔ یوں سمجھئے کہ گذشتہ چالیس سال کے احمدیہ لٹریچر کا خلاصہ ہے، جو اخلاق و روحانیات کے متعلق ہے۔ اور گلزار احمدیت کے رنگا رنگ کے پھولوں سے جسے شہد کی مکھی کی مانند جمع کر کے اسے شفاء للناس بنا دیا ہے۔ پہلے حصّے میں مرحوم و مغفور تسنیم صاحب کے چند خطوط کا خلاصہ درج ہے۔ دو نوجوان دوستوں میں ایسی پاکیزہ خط و کتابت جس میں کئی علمی و اخلاقی مسائل بیان گئے ہوں، بہت کم میری نظر سے گذری ہے، یقیناً ان خیالات و جذبات سے اگر استفادہ کیا جائے، تو کئی زندگیاں سنور سکتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

دوسرے حصے میں اخلاقی و روحانی مشعلیں ہیں، جن کو قرآن حکیم احادیث رسولِ کریمؐ و اقوال بزرگانِ حال و قدیم کے ملفوظات سے روشن کیا گیا ہے، اور ان کے عمر بھر کے تجربات کا نچوڑ گویا کئی دریاؤں کا پانی ایک کوزہ میں بند ہے۔ تیسرے حصّے میں دروس الحکمت میں انسانی زندگی کا مقصد اور راحت کے حصول کے طریق، تقویٰ کی باریک راہیں، یہ مضامین کیا بلحاظ ندرت اور کیا باعتبار جامعیت اپنی نظیر آپ ہیں،

Digitized by Khilafat Library

اور افادی حیثیت سے بے مثل۔ چوتھا حصّہ اعمالِ صالحہ پر مشتمل ہے، اور اس میں ہر شعبۂ اخلاق پر تحریر و تشریح موجود ہے۔ متاعِ ایمان کے رہزن کے عنوان سے تمام مذموم صفات کی ایسی چیر پھاڑ کی ہے، کہ خود بخود ان ذمائم سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ تکبّر اور نفاق پر تو خوب بحث کی ہے۔ پانچویں حصّے میں بعض اہم اور ضروری مضامین دیئے ہیں، مثلاً کلمۂ توحید کی تفسیر حقیقۃ الجن والجان۔ بندے کا خدا سے تعلق۔ تصوّف۔ عرفان الٰہی کے حصول کے گُر۔ غرض یہ مجموعہ دل آویز نہایت قیمتی چیز ہے، اور اس کے اسم بامسمّٰی نوجوان مؤلّف قابلِ مبارکباد ہیں، اللہ تعالےٰ ان مساعی جمیلہ کو مشکور فرمائے۔ احباب کو چاہیئے، کہ وہ اس کی اشاعت میں حصّہ لیکر حوصلہ افزائی فرمائیں، اور خود بھی اپنے اقرباء و احبّاء کی صحبت میں اس سے فائدہ اٹھائیں

قیمت ۸؍ کتابت طباعت کاغذ بہت عمدہ۔ ملنے کا پتہ:۔

مکتبہ احمدیہ قادیان

گلدستۂ دینیات یہ رسالہ جو احمدی لڑکوں کے لئے دینی اسباق کا دلچسپ مجموعہ ہے۔ پیر صلاح الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ اور ملک مبارک احمد خانصاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس میں عقائدِ صحیحہ و اعمالِ صالحہ کے متعلق کافی ذخیرہ جمع کر دیا ہے، اور قابلِ قدر بات یہ ہے، کہ جو کچھ بھی ہے، وُہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام و بعض دیگر بزرگانِ عظام کے مصدقہ ملفوظات یا تحریرات سے مقتبس و ملتقط ہے، لفظ بہ لفظ۔ صرف رابطہ ملانے یا توجہ دلانے کے لئے کہیں دخل دیا ہے۔ مکارمِ اخلاق کے علاوہ اخیر میں بہت سی دلچسپ مفید اخلاقی و روحانی کہانیاں ہیں، جو وہ بھی بیشتر انہی عظماء

اگست ۱۹۴۰ء

کی بیان فرمودہ ہیں۔

۱۳۲ صفحے حجم ہے درسی کتب کی تقطیع پر اچھے کاغذ پر طباعت ہوئی ہے، جو کتابیں لڑکوں کے لئے چھپوائی جائیں، میرے خیال میں وہ اس سے زیادہ عمدہ کتابت کے ساتھ اس سے بہتر چھپوائی جانی چاہئیں۔ رسالہ میں تصحیح بھی نظر غائر کی محتاج ہے۔ گو زیادہ نہیں قیمت صرف پانچ آنے۔ قادیان کے کسی کتب فروش سے یا محمد یامین صاحب بک سیلر امین آباد سے منگوائیں۔ یہ رسالہ نوجوانوں کے لئے خصوصًا اور دیگر اصحاب کے لئے عمومًا بہت مفید اور اپنی طرز کا پہلا نمونہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library

وصیتیں

نمبر ۵۶۳۵۔ چوہدری منیر احمد بھٹی ولد چوہدری بشیر احمد صاحب بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن اُرنی رُوڈ نیروبی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ش ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمدنی پر ہے، جو اس وقت ۱۲۵/- شلنگ (ایک سو پچیس شلنگ) ماہانہ ہے۔ مَیں وعدہ کرتا ہوں، کہ تازیست اپنی آمد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ انشاء اللہ۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائداد بوقتِ وفات ثابت ہو، تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر میری آمد میں اضافہ ہوجائے۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ ادا کرتا

رہونگا۔ انشاء اللہ بفضلِ خدا۔ العبد:۔ چوہدری منیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر نذیر احمد نیروبی۔ گواہ شد:۔ سید محمود اللہ شاہ۔

نمبر ۵۶۳۲:۔ منکہ مرزا عزیز احمد ولد مرزا عطاء اللہ صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور کوچہ چابک سواراں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ؍ احسان ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ مگر ماہوار آمد ۱۱۷/- روپے ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر میری کوئی اور جائیداد ہوئی تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ مرزا عزیز احمد کلرک R. A. F حبانیہ عراق۔ گواہ شد:۔ مرزا احمد شفیع ولد مرزا محمد شفیع صاحب قادیان۔ گواہ شد:۔ مرزا محمد شفیع ولد حمید مرزا ساکن قادیان۔

نمبر ۵۶۳۳:۔ منکہ محمد عبد اللہ قریشی ولد حکیم میر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ طبابت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم احسان ۱۳۱۹ ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۳۵/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ المرقوم۔ العبد:۔ محمد عبد اللہ قریشی۔ گواہ شد:۔ عبد السلام عمر بقلم خود۔ گواہ شد علی ابن عبد القادر بقلم خود۔

Digitized by Khilafat Library

نمبر ۵۵۸۹:۔ منکہ مہر صالح محمد ولد مہر لال محمد قوم سیال پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال

تاریخ بیعت اپریل سنہ ۳۴ء ساکن موضع ادہ آنہ ڈاکخانہ چیلا ضلع جھنگ حال ننگلہ جیرو والا
ڈاک خانہ چک ۴۷۲/ج.ب براستہ عباس پورہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا
جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت بفضلہ تعالے
میرے والد صاحب حیات ہیں اس لئے میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میں اس
وقت پندرہ روپے ماہوار پر محکمہ نہر میں بعہدہ پنسال نویسی ملازم ہوں۔ میں بصدق
اقرار کرتا ہوں، کہ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان
کرتا رہونگا۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں، کہ اگر اس آمد کے علاوہ اور آمد مجھے
ہوئی، تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے فوت ہونے پر جس
قدر میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں
اور میرے ورثاء میری اس وصیت کے پابند ہونگے۔ العبد۔ صالح محمد ولد لال محمد۔
گواہ شد:۔ بیرم خان نائب مدرس چک ۳۳۲/ج.ب۔ گواہ شد:۔ عبدالرحمن انگلش
ماسٹر چک ۳۳۲/ج.ب

Digitized by Khilafat Library

نمبر ۵۶۵۳:۔ منکہ مرزا احمد شفیع ولد مرزا محمد شفیع صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت
عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج
بتاریخ ۷؍ ماہ احسان ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری اس وقت
کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمد مبلغ -/۵۴ روپے ہے۔ جس کے دسویں حصہ
کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں تادم زیست اپنی ماہوار آمد کا
دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میری وفات پر اگر میری
کوئی جائیداد ثابت ہو، تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی:

العبد:۔ مرزا احمد شفیع۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود الصفہ قادیان۔ گواہ شد:۔ مرزا منور احمد واقف زندگی تحریک جدید۔ قادیان۔

نمبر ۵۶۵۲ شمار:۔ منکہ محمد اسمٰعیل ولد میاں ابراہیم صاحب قوم بھٹی کرپال پیشہ ملازمت عمر تقریباً پچاس سال تاریخ بیعت ۱۳ر مارچ سنہ ۱۹۱۳ء ساکن فیروز پور شہر متصل مسجد گنبد انوالی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ر ماہ وفا ہش ۱۹ سنہ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ البتہ امانت فنڈ تحریک جدید میں -/۸/۷۷ جمع ہیں جنکے واپس ملنے پر انکا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت داخل خزانہ کرادونگا۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۸/۱۳ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود حال مددگار کارکن نظارت بیت المال قادیان۔ گواہ شد:۔ ملک حمید علی کارکن نظارت بیت المال گواہ شد:۔ محمد حسن محلہ دارالشکر غربی قادیان بقلم خود۔

نمبر ۵۶۵۵ شمار:۔ منکہ محمد وزیر خان بلب گڑھی ولد لعل محمد خانصاحب قوم افغان عمر ستر سال تاریخ بیعت سنہ ۱۸۹۴ء ساکن بلب گڑھ حال مہاجر قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو، اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں، تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اول جائیداد

غیر منقولہ مکان نمبر ۵۹ مع ملحقہ مکان نمبر ۶۰ حلقہ وارڈ نمبر ۵ جس کے حدود اربعہ حسب ذیل ہیں
شمال شارع عام قادیان بسراواں سڑک جنوب مکان میاں نجم الدین صاحب مرحوم
والا و قاری یاسین صاحب۔ مشرق راستہ پل و نالہ۔ مغرب گلی محلہ پیر منظور محمد صاحب
(۲) افتادہ قطعہ زمین جس کے شمال میں قادیان بسراواں سڑک۔ شرق میں مکان مولوی
مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مغرب و جنوب میں نالہ۔ جو قریباً ڈیڑھ کنال ہوگا۔
طول شمالاً جنوباً ۱۴۰ فٹ۔ عرض شرقاً غرباً سڑک کی طرف ۶۰ فٹ۔ (نوٹ) اس
میں سے مبلغ چار صد روپیہ میری زوجہ حمیدہ بیگم صاحبہ کا ہے۔ (۳) افتادہ قطعہ سفید
زمین شمال میں چھپڑ جنوب میں قادیان بسراواں سڑک شرقاً غرباً ۵۴½ فٹ (۴)
مکان نمبر ۲۵۹ وارڈ نمبر ۶ شمالی سڑک قادیان بٹالہ جنوب مکان من مظہر مشرق مکان
بابو محمد صاحب بھاگلپوری مغرب مکان بابو عبدالغفور صاحب مرحوم سب پوسٹ ماسٹر
(۵) پنجم مکان نمبر ۲۶۲ وارڈ نمبر ۶ شمال مکان من مظہر جنوب کوچہ گھماراں جو مسجد فضل
سے ڈھاب تک جاتا ہے۔ مغرب مکان بابو عبدالغفور صاحب سب پوسٹ ماسٹر مشرق
میں مکان ڈاکٹر عبداللہ صاحب (نوٹ نمبر ۱) اول مکان نمبر ۵۹ سوائے حصہ نمبر ۶۰ کے
مبلغ ۵۰۰/- روپیہ میں دفتر جائداد کے پاس رہن ہے۔ وارڈ نمبر ۵ اس کا کرایہ بھی
قریباً مبلغ ۱۲۰/- بھی میرے ذمہ ہے۔ دوم مکان نمبر ۲۵۹ وارڈ نمبر ۶ مبلغ ۶۰۰/-
روپیہ میں والد مرزا برکت علی صاحب کے پاس رہن ہے۔ سوم مکان نمبر ۲۶۲ وارڈ نمبر ۶
مبلغ ۷۰۰/- روپے میں مقبرہ بہشتی کے پاس رہن ہے۔ (نوٹ نمبر ۲) اس کے علاوہ
ایک اپیل میری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں بابت رسالدار حاکم علی صاحب
مرحوم زیر سماعت ہے۔ اس کا بھی اس میں لحاظ رکھا جائے۔ (نوٹ نمبر ۳) علاوہ بریں

کچھ حساب سٹور کا میرے ذمہ ہے جس کے میری مصدقہ وصول شدہ رسیدات اینک نہیں دکھائی گئیں وہ غالباً میرے حساب میں مبلغ دو صد روپیہ سے کم ہی ہو گا۔ العبد: محمد وزیر خان بقلم خود۔ گواہ شد: مدد خاں ولد راجہ فتح محمد خانصاحب قادیان۔ گواہ شد: صوفی نبی بخش بقلم خود ؎

Digitized by Khilafat Library

نمبر ۵۶۵۸ ؎۔ منکہ سکینہ اختر بنت صوبیدار مظفر خاں قوم جٹ جھمٹ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حلقہ مسجد مبارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ر ماہ وفا ۱۳۰۱ھ ۱۹۲۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ زیورات کانٹے طلائی ۴ ماشہ قیمتی -/۱۳ روپے۔ انگوٹھی طلائی ۲ ماشہ قیمتی -/۶ روپے اور نقد ایک سو روپیہ جمع ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ مجھے والد صاحب دس روپے ماہوار بطور اخراجات ضروریہ کے لئے مرحمت فرماتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ داخل خزانہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں، کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ الامۃ: سکینہ اختر خانہ ۳۵ بہشتی مقبرہ روڈ قادیان۔ گواہ شد: محمد الدین واصل باقی نویس پنشنر وارڈ نمبر ۵ خانہ ۳۵۔ گواہ شد: (ڈاکٹر) غلام مصطفٰے (حقیقی ماموں) موصیہ۔ میو ہسپتال لاہور

نمبر ۵۶۶۰ ؎۔ منکہ نصیرہ نزہت بنت ماسٹر مولا بخش صاحب قوم ارائیں عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۴ ۳۰ حسب ذیل

وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ کانٹے طلائی ایک عدد قیمت -/۲۵ روپے
بالیاں طلائی دو عدد -/۴۴ روپے سوئی طلائی ایک عدد -/۸۵ روپے چھلیل چاندی
۲ عدد قیمت ۱۲ روپے کل میزان -/۱۵۶ روپے۔ اس کے سوا اور میری کوئی جائداد نہیں
مَیں اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے
مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو، تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی صدر انجمن احمدیّہ
قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کردوں تو وہ اس میں سے
منہا کردی جائے گی۔ الامتہ:۔ نصیرہ نزہت بنت ماسٹر مولا بخش صاحب بقلم خود۔
گواہ شد:۔ ماسٹر مولا بخش۔ گواہ شد:۔ عطاء الرحمٰن مولوی فاضل معلّم نصرت گرلز ہائی
سکول۔ قادیان ؏

Digitized by Khilafat Library

نمبر ۵۶۵۹:۔ منکہ زینب بیگم زوجہ ڈاکٹر شیخ غلام حیدر صاحب قوم پٹھان عمر ۲۳ سال
پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ماہ وفا
ہش ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے (۱)
طلائی نکلس ۲ تولہ ۳ ماشہ۔ (۲) طلائی چوڑیاں ۲ تولہ چھ ماشہ۔ (۳) طلائی انگوٹھیاں
۵ ماشہ (۴) بندے طلائی ۳ ماشہ ۴ رتی (۵) کنگن طلائی ۱۰ تولہ (۶) بندے بندی گلوبند
۸ تولہ کل وزن ۲۳ تولہ ۵ ماشہ ۴ رتی جس کی قیمت موجودہ شرح کے لحاظ سے -/۹۸۷
روپے ہے۔ علاوہ اس کے میرا حق مہر مبلغ -/۲۵۰۰ بذمہ خاوندم ڈاکٹر شیخ غلام حیدر صاحب
آف لاہور ہے۔ مَیں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان
کرتی ہوں۔ اگر میری کوئی جائداد اس کے بعد ثابت ہو، تو اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک بھی
صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر مندرجہ بالا جائیداد کے دسویں حصے کی قیمت میں سے

Digitized by Khilafat Library

کوئی رقم مَیں اپنی زندگی میں ادا کردوں تو وہ کل رقم میں سے منہا سمجھی جائے گی۔
الامۃ:۔ زینب بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ غلام حیدر بقلم خود۔ شوہر زینب بیگم صاحبہ۔ گواہ شد حشمت اللہ والد زینب بیگم بقلم خود۔

نمبر ۵۶۵۵:۔ منکہ حلیمہ بیگم زوجہ قریشی عبد الحق صاحب قوم مغل عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑی کانٹے دو تولے مالیتی ایک سو روپیہ۔ چوڑیاں طلائی وزنی ۵ تولے مالیتی دو سو روپیہ۔ مہر بذمہ خاوند دو سو روپیہ۔ اس حساب سے کل جائیداد مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ مَیں اس کے دسویں حصّہ کی وصیّت بخوشی خود بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد میری ہو گی اس کے دسویں حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان موصوف ہو گی:۔ الامۃ:۔ حلیمہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبد الحق قریشی خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ غلام نبی ایڈیٹر الفضل:۔

نمبر ۵۶۵۶:۔ منکہ غلام فاطمہ صحابیہ بیوہ ماسٹر محمد شفیع صاحب مرحوم قوم اعوان جنجوعہ عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶ حسب ذیل وصیّت کرتی ہوں میری مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ یکصد روپیہ مہر کا اور پچاس روپیہ مشین کی قیمت اور چھ صد روپیہ کا مکان کے حصہ میں ہے اور ایکصد روپیہ کا زیور طلائی۔ الامۃ غلام فاطمہ بقلم خود
گواہ شد:۔ خدا بخش برادر موصیہ۔ گواہ شد:۔ عبد الوہاب عمر۔

نمبر ۵۶۵۴ :- منکہ عائشہ زوجہ پیر خلیل احمد قوم سید عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ ۴۰/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر پانچسو روپیہ ہے۔ اور کچھ زیور اس کے علاوہ تھا۔ اس مہر اور زیور کے عوض میرے خاوند نے مجھے مکان دیدیا ہے یہ مکان پختہ واقعہ محلہ باب الانوار قریبًا سات مرلہ میں ہے مکان کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے جانب مغرب سفید زمین حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب قادیان۔ جانب مشرق گلی جانب شمال گلی جانب جنوب سفید زمین صوفی محمد یعقوب صاحب قادیان کی ہے۔ میں اس اپنے مکان کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے وقت میری جسقدر جائداد ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۞ الامۃ :- عائشہ زوجہ پیر خلیل احمد قادیان - گواہ شد :- پیر خلیل احمد خاوند موصیہ - گواہ شد :- سید نصیر الدین والد موصیہ ۞

نوٹ :- وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو، تو دفتر کو اطلاع دے ۞

Digitized by Khilafat Library

مکتبہ احمدیہ قادیان

مکتبہ احمدیہ قادیان سے حسب ذیل کتابیں طلب فرمائیں :-

قرآن کریم مترجم :- بطرز یسرنا القرآن، نہایت اعلیٰ کاغذ، مجلد مع ٹائٹل سنہری ہدیہ ساڑھے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے ۞

قرآن مجید مترجم :- بطرز یسرنا القرآن مجلد، کاغذ معمولی، ہدیہ اڑھائی روپے علاوہ محصولڈاک۔

حمائل شریف مترجم :- ترجمہ از حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب ہدیہ دو روپے علاوہ محصولڈاک۔

قرآن مجید بلا ترجمہ :- بطرز یسرنا القرآن جلد پارچہ، کاغذ اعلیٰ ہدیہ ساڑھے تین روپے محصولڈاک علاوہ۔

حمائل شریف بلا ترجمہ :- بطرز یسرنا القرآن ہدیہ ڈیڑھ روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک ۞

ویدوں میں احمد اور قادیان :- یہ ایک دلچسپ مناظرہ دو سنسکرت کے فاضلوں کا ہے قیمت ۲ر علاوہ محصولڈاک

قاعدہ یسرنا القرآن :- مکمل کاغذ اعلےٰ قیمت ۵ر علاوہ محصولڈاک۔

قرآن مجید کے پارے :- بطرز یسرنا القرآن قیمت چھ پیسے فی پارہ علاوہ محصولڈاک۔

انکے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ اور سلسلہ کے دیگر مصنفوں نیز غیر احمدی اصحاب کی ہر قسم کی تصانیف ملنے کا پتہ یاد رکھیں ۞ **مکتبہ احمدیہ۔ قادیان۔**

اعلان نکاح :- مورخہ ۱۴/۱۸ ماہ احسان ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۴/۱۸ جون ۱۹۴۰ء کو میاں عمر الدین صاحب داد میاں ۲۴ کریم بخش صاحب ساکن ... ضلع ہوشیارپور کا نکاح سید مہر علی شاہ صاحب کی بیٹی شریفہ بیگم صاحبہ بنت میاں ... [illegible]

[illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ستّر کتابیں

Digitized by Khilafat Library

صرف پچیس روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابیں جو رسالہ "ریویو" کے سائز پر قریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں صرف پچیس روپے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ کتابیں تیس روپے میں فروخت ہوتی تھیں۔ مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہو گئی ہیں، اس لئے قیمت پچیس روپے کر دی گئی ہے، بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم
سرمہ چشم آریہ۔ ازالہ اوہام مکمل
آئینہ کمالاتِ اسلام۔
شہادت القرآن۔ نور القرآن
انجامِ آتھم
ایام الصلح
مسیح ہندوستان میں۔

تریاق القلوب
تحفہ گولڑویہ
اربعین ہر چہار حصہ
نسیمِ دعوت۔
تذکرۃ الشہادتین
نزول المسیح۔
لُجّۃُ النّور

سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے ارسال فرمائیں
مینجر رسالہ ریویو۔ اردو۔ قادیان

رجسٹرڈ ایل ...

تفسیر سروری

——— :: (یعنی) :: ———

Digitized by Khilafat Library

جماعت احمدیہ کے مفسر قرآن حضرت مولانا سیّد محمد سرور شاہ صاحب کی وہ تفسیر القرآن جو رسالہ ریویو (اردو) میں چھپتی رہی ہے، اس کی چند گنتی کی جلدیں برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں۔ یہ تفسیر شروع سے آٹھویں پارے تک کی ہے، مگر درحقیقت اس میں سارے قرآن مجید کے مشکل مقامات حل کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت عام فہم تفسیر ہے، اس کے پڑھنے سے حسب استعداد تفسیر القرآن کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ رسالہ ریویو کے سائز پر اس کے کُل دو ہزار صفحے ہیں، پہلے اس کی قیمت پندرہ روپے تھی، مگر اب بعض فوری ضروریات کی وجہ سے اس کی رعایتی قیمت صرف چھ روپے رکھی گئی ہے۔ آج ہی بذریعہ منی آرڈر بنام مینجر رسالہ ریویو (اردو) ارسال فرما کر اپنے لئے ایک جلد محفوظ کرا لیں۔ بعد میں یہ بیش بہا خزانہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکے گا۔

ملنے کا پتہ

مینجر رسالہ ریویو۔ اردو۔ قادیان

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر قادیان سے مالکان کے لئے شائع کیا)